نمبر ۲۴ | ۱۱ جمادی الاول ۱۳۵۳ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۳ اگست ۱۹۳۴ء | جلد ۲۲

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ۲۱ اگست بوقت ۲½ بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت ابھی تک ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں

لوکل کاموں کو سہولت اور عمدگی سے چلانے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت مسجد وار انجمنیں قائم کی گئیں۔ اور ان کے عہدہ دار آراء کے لحاظ سے منتخب کرکے حضور سے منظوری حاصل کی جا رہی ہے۔

جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اور مولوی محمد سلیم صاحب لکھنؤ سے واپس آگئے ہیں۔

۲۱ اگست مقامی جلسہ تبلیغ میں مولوی محمد سلیم صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تقریر کی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

گناہوں سے بچنے کا ایک ہی طریق

فرمایا "گناہوں سے بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے۔ کہ خوف الٰہی دل میں پیدا ہو۔ بغیر اس کے انسان گناہوں سے بچ نہیں سکتا اور خوف بغیر معرفت کے پیدا نہیں ہو سکتا۔ جب کسی کے سر پر ننگی تلوار لٹک رہی ہو۔ اور اس کو یقین ہو۔ کہ اگر فلاں کام میں کروں گا۔ تو یہ تلوار میرے سر میں لگے گی۔ پھر وہ کس طرح وہ کام کر سکتا ہے۔ اس کو یقین ہے۔ کہ وہ تلوار اس کو دکھ دے گی۔ اس قسم کا یقین اگر خدا تعالیٰ پر ہو۔ اور اس کی عظمت۔ اور اس کا جلال اس کے دل میں گھر کر جائے۔ تو کسی طرح ممکن نہیں۔ کہ وہ بدی کا ارتکاب کرے۔ خدا تعالیٰ کی یہ سنت نہیں کہ وہ انسان کی طرح کسی کو اپنا چہرہ دکھائے۔ بلکہ وہ زبردست نشانات کے ساتھ اپنی ہستی کا ثبوت دیتا ہے۔ جب چار اپریل کا زلزلہ آیا۔ تو ہمارے عزیز محمد اسمٰعیل میڈیکل کالج میں پڑھتے تھے۔ وہ ذکر کرتے ہیں۔ کہ ان کے کالج میں ایک لڑکا دہریہ تھا۔ جب زلزلہ آیا۔ تو وہ بھی رام رام پکارنے لگا۔ لیکن جب زلزلہ گزر گیا۔ تو پھر کہنے لگا۔ کہ مجھ سے غلطی ہوئی ہے۔ کہ میں نے رام رام کہا۔ خدا تعالیٰ کے اقتداری نشانات اس کی ہستی کا ثبوت دیتے ہیں" (بدر ۹ اگست ۱۹۰۶ء)

تبلیغی رپورٹیں

ہندوستان کے مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

سندھ میں تبلیغ

کریم بخش صاحب ٹانوری (سندھ) سے لکھتے ہیں کہ مولوی محمد مبارک صاحب اور مولوی محمد صالح صاحب یہاں آئے اور سات لیکچر دیئے۔ جس کا نتیجہ یہ ہؤا۔ کہ یہاں ایک نئی جماعت قائم ہوگئی ہے۔ احباب میں چستی پیدا ہوگئی ہے۔ اور بہت سے لوگ احمدیت کے قریب آگئے ہیں۔ نواحی علاقہ کے شرفاء سے بھی ملاقاتیں کرکے ان کو تبلیغ کی گئی۔ جس کا ان پر اچھا اثر ہؤا بعض نے جلسہ سالانہ پر قادیان جانے کا وعدہ کیا۔

ایک جگہ ایک پیر کے اشتعال دلانے پر بعض لوگ لاٹھیاں لے کر حملہ آور ہوئے۔ مگر خدا تعالےٰ نے ان کے شر سے بچا لیا ان میں سے دو اگلے ہی روز چھ چھ ماہ قید کی سزا کسی اور مقدمہ میں پاگئے۔

ڈسکہ میں تقریریں

محمد اسمٰعیل صاحب ڈسکہ سے لکھتے ہیں۔ کہ ۶۔ اگست گیانی واحد حسین صاحب۔ ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب آف موگا اور مولوی محمد شریف صاحب یہاں آئے۔ اور صداقت اسلام کے مختلف پہلوؤں پر تین تقریریں کیں۔ ۷ر اگست کو گیانی صاحب اور ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب نے باوا نانک صاحب کے مسلمان ہونے پر تقریریں کیں۔ ایک آریہ دوست کی خواہش پر انہیں تمام حوالہ جات دکھائے گئے۔

موضع بھمبہ میں جلسہ

نبی بخش صاحب لکھتے ہیں۔ کہ ۱۲ر اگست انجمن احمدیہ بھمبہ کا تبلیغی جلسہ ہؤا۔ مولوی ظہور حسین صاحب نے صداقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تقریر کی۔ چند سرکردہ غیر احمدیوں نے اپنے ساتھیوں کو یہ کہکر جلسے میں شامل ہونے سے روک دیا۔ کہ جو احمدیوں کے جلسہ میں جائے گا۔ ہم اسے برادری کے کاموں میں شامل نہیں کریں گے۔ پھر بھی بعض لوگ جلسہ میں شامل ہوئے۔ اور خدا کے فضل سے اچھا اثر لے کر گئے۔

انجمن احمدیہ چک ایمرچ کا جلسہ

راجہ غلام محمد صاحب لکھتے ہیں۔ ۱۳ر اگست کو بمقام نونہ منی جلسہ کیا گیا۔ احمدیوں اور غیر احمدیوں کو دعوتی رقعے لکھے گئے۔ بسری نگر سے مولوی عبدالاحد صاحب مع سات احباب کے ایک روز پہلے تشریف لے آئے۔

پہلا اجلاس زیر صدارت حضرت مفتی محمد صادق صاحب ۸½ بجے سے ۱۲ بجے تک ہؤا۔ ماسٹر غلام نبی صاحب رفیقی نے نہایت خوش الحانی کے ساتھ دُرّثمین سے ایک نظم پڑھی۔ مولوی عبدالاحد صاحب مولوی فاضل۔ اور مولوی محمد یحییٰ صاحب نے وفات مسیح۔ اجرائے نبوت اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بہت اعلےٰ۔ اور پسندیدہ تقریریں کیں بعد ازاں حضرت مفتی صاحب نے تقریر کی۔

دُوسرا اجلاس ۳۔ بجے سے ۵½ بجے تک ہؤا۔ حضرت مفتی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نشانات و چشم دید حالات بیان فرمائے۔

بعد ازاں مولوی عبدالاحد صاحب نے جماعت کو چندوں اور دیگر دینی فرائض کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔

مہمانوں کے کھانے کا نہایت عُمدہ انتظام راجہ محمد زمان خان صاحب نے کیا۔

لجنہ اماءاللہ کے متعلق اعلان

(۱) اس سے پیشتر دو تین بار اعلان کئے گئے ہیں۔ کہ بیرونی لجنات پردہ کے متعلق ریزولیوشن پاس کرکے مرکز میں بھجوائیں تا اس کے متعلق عملی کارروائی کی جاسکے۔ مگر نہایت افسوس ہے کہ بیرونی لجنات نے سوائے ایک دو کے اس پر کوئی توجہ نہیں کی۔ اب براہ مہربانی اس امر کی طرف فوراً اپنی توجہ مبذول فرمائیں۔

(۲) جلسہ سالانہ میں بھی تھوڑا ہی عرصہ رہ گیا ہے۔ اس لئے صنعتی نمائش کی چیزوں کی طرف بھی اپنی توجہ مبذول فرمائیں۔ نیز دُوسری بہنوں کو بھی اس امر کی طرف توجہ دلائیں۔ خاکسار سکرٹری لجنہ اماءاللہ۔ قادیان

ریاست پٹیالہ کی احمدی جماعتوں کو اطلاع

جماعت احمدیہ سامانہ ریاست پٹیالہ اپنا سالانہ جلسہ ۱۹-۲۰-۲۱-۲۲۔ اکتوبر کو کرنا چاہتی ہے۔ اگر ریاست کی دُوسری جماعتیں بھی ان تاریخوں کے متصل جلسے رکھ لیں۔ تو ان کو حصہ رسدی خرچ دے کر بآسانی مبلغ مل سکتے ہیں۔ جو جماعتیں ایسا کرنا چاہیں۔ وُہ جلد سے جلد اطلاع دیں۔

ناظر دعوت تبلیغ۔ قادیان

اُردو شارٹ ہینڈ کی ضرورت

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر تقریریں ضبط تحریر میں لانے کے لئے ایک اردو شارٹ ہینڈ کی ضرورت ہے۔ تا کہ وُہ تمام تقریروں کو قلم بند کرسکے۔ اس لئے خواہشمند اصحاب اطلاع دیں۔ کوئی احمدی دوست ہوں۔ تو زیادہ بہتر ہے۔ اپنی اُجرت کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت کریں۔ ناظر دعوت و تبلیغ قادیان۔

تبلیغ احمدیت کیلئے ایک نہایت اعلےٰ انگریزی کتاب

جناب سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب سکندر آبادی نے انگریزی کتاب "احمد" کا چھٹا ایڈیشن حال میں شائع کیا ہے۔ اس کتاب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنے دعاوی کے متعلق اپنی تحریرات کا ترجمہ انگریزی میں پیش کیا گیا ہے۔ اور نہایت اہم مسائل بیان کئے گئے ہیں۔ یہ کتاب انگریزی دان غیر احمدیوں کو احمدیت کی طرف متوجہ کرنے کے علاوہ دیگر مذاہب کے لوگوں عیسائیوں، ہندوؤں اور آریوں وغیرہ کو تبلیغ اسلام کرنے کے لئے بھی بہت مفید ثابت ہوچکی ہے۔ عُمدہ کاغذ اور صاف و خوبصورت ٹائپ کی یہ تین سو صفحہ کی کتاب ہے جس کی قیمت صرف آٹھ آنے ہے۔ مزید برآں محصولڈاک جناب سیٹھ صاحب موصوف نے اپنے ذمہ رکھا ہے۔ اور اگر کوئی صاحب بغرض اشاعت کم از کم بیس جلدیں طلب فرمائیں۔ تو انہیں نصف قیمت پر یعنی صرف ۴ر فی کاپی کے حساب سے بھیجدی جائے گی۔ اور ریلوے پارسل کا خرچ بھی جناب سیٹھ صاحب خود ادا کر دیں گے۔ اگر صرف ایک سو دوست اس نہایت قیمتی اور مفید کتاب کو اتنے قلیل خرچ پر صرف بیس بیس کی تعداد میں منگوالیں۔ تو چھٹا ایڈیشن بھی فوراً ختم ہوسکتا ہے۔ اور ان علاقوں میں جہاں اُردو جاننے والے نہیں ہیں تبلیغ احمدیت کے لئے ایسی قیمتی چیز کا اتنے تھوڑے خرچ پر منگالینا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ احباب کو فوری توجہ کرنی چاہیئے۔ اور متعدد جلدیں منگا کر کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ قیمتاً فروخت کی جائے اول تو ایسی عُمدہ اور اتنی بڑی کتاب کی برائے نام قیمت ۴ر ادا کرنا کسی کیلئے کوئی مشکل بات نہیں لیکن اگر اس میں بھی کمی کرنی پڑے تو یہ نیت ثواب کی جاسکتی ہے۔ یہ صورت نہایت مفید ہے۔ اور اسی پر احباب کو زور دینا چاہیئے۔ اس موقعہ پر ہم احباب سے یہ درخواست کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ وُہ جناب سیٹھ صاحب موصوف کے لئے خاص طور پر دُعا کریں جو جان و مال سے تبلیغ دین۔ اور اشاعت احمدیت میں مصروف رہتے ہیں اور دُوسرے احباب کی آسانی و سہولت کے لئے بہت کچھ خرچ کرکے سامان تبلیغ مہیا کرتے رہتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۲۴ — قادیان دارالامان مورخہ ۱۳ جمادی الاول ۱۳۵۳ھ — جلد ۲۲

غیر مبائعین اور منافقین

خدا تعالےٰ کی طرف سے مخلوق کی ہدایت کے لئے جب کوئی مامور اور مرسل مبعوث ہوتا ہے۔ تو جہاں اسے قبول کرنے اور اس کی آواز پر لبیک کہنے والوں کا کثیر حصہ اخلاص و ایثار۔ قربانی و جاں نثاری۔ تقوےٰ و طہارت اور نیکی و پاکیزگی کا نہایت ہی شاندار نمونہ پیش کرتا ہے۔ وہاں بعض لوگ ایسے بھی پائے جاتے ہیں۔ جو دعوےٰ تو یہ کرتے ہیں۔ کہ وُہ بھی اس مامور کی جماعت میں شامل ہیں۔ لیکن چونکہ ان کے قلوب میں کجی ہوتی ہے۔ اور ان کے پیش نظر ذاتی اغراض و فوائد ہوتے ہیں اس لئے بجائے اس کے کہ وُہ اپنے روحانی امراض کا علاج کریں۔ اور اپنی اصلاح کرکے روحانیت میں ترقی کریں۔ جب کوئی بات اپنے منشا اور اپنی خواہش کے خلاف پاتے ہیں۔ تو شرارت اور فتنہ پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کے قائم کردہ سلسلہ کو نقصان پہونچانا چاہتے ہیں۔

اس قسم کے بدبخت اور بدکردار انسان اور تو اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں بھی موجود تھے۔ اسلام نے ان کا نام منافق رکھا ہے۔ اور قرآن کریم میں ان کا نہایت تفصیل کے ساتھ بار بار ذکر کیا گیا ہے۔ حتےٰ کہ ایک سورۃ انہی کے متعلق نازل ہوئی جس کا نام اسی مناسبت سے منافقون ہے۔ اس میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ اذا جاءك المنٰفقون قالوا نشهد انك لرسول الله والله يعلم انك لرسوله والله يشهد ان المنٰفقين لكٰذبون۔ یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت بعض ایسے لوگ تھے کہ وُہ جب آپ کے پاس آتے۔ تو کہتے۔ کہ ہم شہادت دیتے ہیں۔ کہ آپ اللہ کے رسُول ہیں۔ گویا وہ اس بات کا اقرار کرتے۔ کہ ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کے قائل ہیں۔ لیکن خدا تعالےٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتا ہے۔ ان کا یہ کہنا تو صحیح ہے۔ کہ تو اللہ کا رسُول ہے۔ مگر یہ منافقین خود جھُوٹے ہیں۔

اس سے ثابت ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسُول اللہ کہنے والے اور مومن کہلانے والے ایسے لوگ بھی تھے۔ جن کو خدا تعالےٰ نے منافق کہا۔ اور جھُوٹے قرار دیا۔

سورۃ توبہ میں خدا تعالےٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے فرماتا ہے۔ وممن حولكم من الاعراب منٰفقون ومن اهل المدينة مردوا على النفاق (۹-۱۰۲) کہ تمہارے اردگرد بعض ایسے اعراب ہیں۔ جو منافق ہیں۔ اور مدینہ میں بھی بعض لوگ ایسے ہیں۔ جو نفاق پر پختہ ہیں۔

اس ارشاد الٰہی سے صاف ظاہر ہے۔ کہ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موجودگی میں۔ اسی مقدس مقام میں جسے خدا تعالےٰ نے اپنے رسُول کے لئے منتخب کیا۔ اور جسے وُہ شرف عطا کیا۔ جو ساری دُنیا میں کسی کو حاصل نہ ہُوا۔ آپ کے پاس آنے والے۔ آپ کی باتیں سُننے والے۔ اور آپ سے باتیں کرنے والے بعض لوگ ایسے بھی تھے۔ جو ظاہر طور پر مسلمان کہلاتے تھے لیکن در اصل اسلام اور مسلمانوں کے بدترین دُشمن تھے۔ اور جن کی شرارتوں اور فتنہ پردازیوں کا خدا تعالےٰ نے بار بار ذکر کرکے جہاں انہیں اپنی اصلاح کا موقعہ دیا۔ وہاں ان کے متعلق مسلمانوں کو بھی آگاہ کیا۔ اور ان کی بیخکنی کی طرف توجہ دلائی۔

جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موجودگی میں ایسے لوگ پائے جاسکتے تھے۔ اور خلفائے راشدین کے زمانہ میں تو انہوں نے اپنی شرارتوں کو انتہا تک پہونچا دیا تھا۔ تو پھر حضرت مسیح موعُود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے زمانہ میں۔ اور آپ کے بعد آپ کے خلفاء کے زمانہ میں منافقین کا پیدا ہونا کوئی ایسی بات نہیں ہے جس پر کوئی مسلمان کہلانے والا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کا دل سے اقرار کرنے والا اعتراض کر سکے۔ لیکن غیر مبایعین جو خود مرض نفاق کے مریض ہیں۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا کوئی ایسا خطبہ پڑھتے ہیں جس میں جماعت احمدیہ کو منافقوں کی شرارتوں کا انسداد کرنے کے لئے ضروری ہدایات دی جاتی ہیں۔ تو ان کا آرگن "پیغام صلح" منافقین کی حمایت کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور بغض و عداوت کے نتیجہ میں ایسی ایسی باتیں کہہ جاتا ہے۔ جن کی زد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ہی نہیں پڑتی۔ بلکہ اسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی پڑتی ہے۔ چنانچہ ۹ر اگست کے پرچہ میں اُس نے منافقین کے وجُود کو "ذہنی غلامی اور پیر پرستی کے عبرت انگیز نتائج" قرار دیتے ہُوئے لکھا ہے:-

"جماعت قادیان کی زمین منافقوں کی پیداوار کے لئے غیر معمولی طور پر زرخیز ثابت ہو رہی ہے۔ جناب خلیفہ صاحب منافقوں کی بیخ کنی کی ہرچند کوشش فرماتے ہیں۔ لیکن زمین کی زرخیزی کی وجہ سے ان کا خاتمہ ہونے میں نہیں آتا۔ بلکہ پیداوار میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ کئی مرتبہ جناب خلیفہ صاحب نے خطبے دیئے۔ قادیانی اکابر نے شور مچایا۔ بعض لوگوں کو جماعت سے خارج بھی کیا گیا۔ لیکن تاحال یہ ساری کوششیں بے نتیجہ و ناکام ہیں۔"

اس کے متعلق گزارش یہ ہے۔ کہ اگر منافقین کا وجُود "ذہنی غلامی اور پیر پرستی کے عبرت انگیز نتائج" ہیں۔ تو پھر ان منافقین کے متعلق کیا کہا جائے گا۔ جن کی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں اور خاص مدینہ میں موجودگی خدا تعالےٰ کے کلام قرآن مجید سے ثابت ہے۔ پھر قرآن مجید میں منافقوں کی بیخ کنی کے متعلق جو کچھ فرمایا گیا ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام میں ان کی نسبت جو کچھ کہا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ منافقوں کا وجُود نہ صرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں پایا جاتا تھا۔ بلکہ آپ کے بعد بھی رہنے والا تھا۔ کیا اس وجہ سے کوئی مسلمان یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ عرب اور خاص مدینہ کی زمین منافقوں کی پیداوار کے لئے غیر معمولی طور پر زرخیز ثابت ہُوئی۔ خدا اور اس کے رسُول نے منافقوں کی بیخکنی کی ہرچند کوشش فرمائی لیکن زمین کی زرخیزی کی وجہ سے ان کا خاتمہ ہونے میں نہ آیا۔ بلکہ پیداوار میں روز بروز اضافہ ہوتا رہا۔ اگر نہیں۔ تو وُہ لوگ کس مونہہ سے احمدی کہلاتے ہیں۔ جو منافقین کی بیخ کنی کی کوشش کرنے کے باعث جماعت احمدیہ پر زبان اعتراض دراز کرتے ہیں۔ اور منافقوں کے وجُود کو "ذہنی غلامی اور پیر پرستی کے عبرت انگیز نتائج" بتا کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کو مشتبہ کرنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ آپ کے زمانہ میں بھی منافقین موجود تھے۔ اور ان کی بیخ کنی کی طرف خدا اور اس کے رسُول نے بار بار مُسلمانوں کو متوجہ کیا جیسا کہ قرآن کریم سے ثابت ہے:-

"پیغام صلح" جماعت احمدیہ پر تو اعتراض کرنے کے لئے تیار ہو گیا۔ اور اس نے یہ بھی لکھ دیا۔ کہ منافقین کا وجُود "ذہنی غلامی اور پیر پرستی کے عبرت انگیز نتائج" ہیں۔ لیکن کبھی اس بات پر بھی غور کیا۔ کہ آئے دن ان کے "حضرت امیر" اپنی پارٹی کے جن لوگوں کا رونا روتے رہتے ہیں۔ جن کے طریق عمل سے تنگ آکر استعفےٰ دینے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ حتےٰ کہ یہ کہنے لگ

جاتے ہیں۔ کہ اگر تم نے یہ فیصلہ نہیں کر لیا۔ کہ مجھے مار دو گے۔ کیا ایسے لوگوں کو مولوی محمد علی صاحب اور ان کے اعیان و انصار نہایت مخلص۔ دین کے بہت بڑے خادم۔ اور اسلام کے جاں نثار سمجھتے ہیں۔ یا اسلام کو نقصان پہونچانے والے۔ غیر مبائعین کی انجمن کو درہم برہم کرنے والے۔ اور امارت کو ملیامیٹ کرنے والے قرار دیتے ہیں۔ اور ان کی بیخ کنی کی سر توڑ کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اگر مؤخر الذکر بات درست ہے۔ تو "پیغام صلح" کو معلوم ہونا چاہیئے ایسے ہی لوگوں کو منافق کہا جاتا ہے۔ جو کسی مذہبی نظام میں شریک ہونے کا دعوے تو کریں۔ لیکن عملی طور پر نہ صرف اس نظام میں شریک نہ ہوں۔ بلکہ اس کو نقصان پہونچانے میں مصروف رہیں۔ مولوی محمد علی صاحب اگر ایسے لوگوں کو منافق کہنے کی جرأت نہیں کر سکتے۔ تو اور بات ہے ورنہ جو کچھ ان کے متعلق کہتے رہتے ہیں۔ اس سے انہیں منافق ہی قرار دیتے ہیں۔ اور جب ایسے لوگ خود غیر مبائعین میں موجود ہیں۔ اور ان کی بیخ کنی کی انتہائی کوشش کرنیکے باوجود وہ ختم نہیں ہوئے بلکہ ان میں روز بروز اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ تو پھر "پیغام صلح" جماعت احمدیہ پر کس مونہہ سے اعتراض کرتا ہے ؟

دہشت انگیزی میں کمی

وہ لوگ جو قانون کی پروا نہ کرتے ہوئے تشدد۔ اور خونریزی پر اُتر آئیں۔ بے خبری اور غفلت کی حالت میں حکام کو قتل کرنا اپنا بہت بڑا کارنامہ سمجھیں۔ ملک میں خوف۔ اور دہشت پھیلانے میں مصروف رہیں۔ ان کے مقابلہ میں اگر حکومت اپنے انتظامات کو مضبوط بنائے۔ مجرموں کی گرفتاری اور سزادہی کے لئے ضروری قانون نافذ کرے۔ اور سرکاری افسروں کو خاص اختیارات دے۔ تو کسی امن پسند اور خیر خواہ ملک و قوم کو اس پر اعتراض نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ہر ایسا انسان اس قسم کی کارروائی ضروری سمجھیگا۔ مگر وہ لوگ جو در پردہ تشدد پسندوں کے حامی ہیں۔ لیکن ظاہرہ طور پر اپنے آپ کو علیحدہ بتاتے ہیں۔ ان کی طرف سے یہ کہا جاتا رہا ہے۔ کہ حکومت اس قسم کے انتظامات اور قوانین سے تشدد کی رو کو روک نہیں سکے گی۔ اس کے رُکنے کا ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ کہ تشدد پسندوں کے آگے ہتھیار ڈال دیئے جائیں اور وہ جو کچھ کہیں۔ ان کے سارے مطالبات منظور کر لئے جائیں۔ لیکن واقعات نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ حکومت نے جو طریق اختیار کیا۔ وہ کافی طور پر مؤثر ثابت ہو رہا ہے، چنانچہ بنگال پولیس کی رپورٹ ۱۹۳۳ء سے معلوم ہوا ہے۔ کہ اس سال میں دہشت انگیزی کی وارداتیں پچھلے سال سے قریباً نصف ہوئی ہیں ؟

اس سے ثابت ہو گیا۔ کہ لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانا کرتے۔ تشدد پسندوں کو جب معلوم ہو گیا۔ کہ ان کے لئے اپنی سرگرمیوں کو جاری رکھنا آسان نہیں۔ تو ان میں بہت کمی واقعہ آگئی ؟

مسلمانوں کے نمائندے کیسے ہونے چاہئیں

آل انڈیا مسلم کانفرنس۔ اور آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی نے مشترکہ طور پر جو مینی فسٹو شائع کیا ہے۔ نہایت ضروری ہے۔ کہ ہر وہ مسلمان جو کسی کونسل یا اسمبلی کے لئے امیدوار کھڑا ہونا چاہیئے۔ اسے مدنظر رکھے۔ اور ہر مسلمان ووٹر اس کے مطابق عمل کرے ؟

مینی فسٹو میں لکھا گیا ہے۔ کہ مسلم ووٹروں کو چاہیئے۔ کہ وہ صرف ان امیدواروں کو ووٹ دیں۔ جو آل انڈیا مسلم کانفرنس یا مسلم لیگ کی پالیسی اور اصول کے پابند ہوں۔ اور زمانہ سابق میں ان کے اصول و پالیسی کی پابندی سے مسلمانوں کا اعتماد حاصل کر چکے ہوں۔ وہ پالیسی یہ ہے۔ کہ

(ا) فرقہ وار اعلان اور جداگانہ انتخاب کی حمایت۔

(ب) آئندہ دستور میں مسلمانوں کی طرف سے جن تحفظات کا مطالبہ ہوا ہے۔ ان کی تائید ؟

(ج) جملہ ملازمتوں میں خاص تخصیص کے ذریعہ مسلمانوں کے لئے مناسب نمائندگی کا انتظام ؟

جو امیدوار اس پالیسی پر چلنے کا اقرار نہ کرے۔ اس کی سخت مخالفت کی جائے ؟

ہم سمجھتے ہیں۔ اگر مسلمان ایسے لوگوں کو اپنا نمائندہ منتخب کریں۔ جو مسلمانوں کی مسلمہ پالیسی کے مؤید ہوں۔ اور اس پالیسی کو چلانے کی قابلیت رکھتے ہوں۔ تو وہ اس طوفان کے خطرات سے بہت کچھ بچ سکتے ہیں جو ہندو مہاسبھا۔ اور کانگرس اسمبلی اور کونسلوں میں پیدا کرنے کے انتظامات کر رہی ہے۔ ورنہ سخت نقصان اٹھائیں گے ؟

عورتوں سے خلاف اسلام سلوک کا نتیجہ

حال میں ایک ہی ہفتہ میں جب لاہور ہائیکورٹ میں پانچ چھ ایسے مقدمات کی سماعت ہوئی۔ جن میں عورتیں اپنے خاوندوں کو زہر دینے کے جرم میں سزایاب ہوئی تھیں۔ تو اسی قسم کے ایک مقدمہ کی اپیل کی سماعت کرتے ہوئے ایک جج نے کہا۔ اس ہفتہ کے مقدمات سے تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ پنجاب میں خاوندوں کی زندگیاں بہت حد تک معرض خطر میں آ گئی ہیں ؟

یہ دراصل نتیجہ ہے اس بے جا تشدد اور سختی کا۔ جو عام طور پر پنجاب میں عورتوں پر روا رکھی جاتی ہے۔ اول تو اس بات کا کوئی لحاظ نہیں کیا جاتا۔ کہ شادی کی تجویز کرتے وقت لڑکی کی مرضی اور منشاء معلوم کی جائے۔ اور جہاں تک اس کے مفاد اور آئندہ آرام و آسائش کے لحاظ سے ضروری ہو۔ اس کی مرضی کو وقعت دی جائے۔ پھر خاوند بیوی میں ناچاقی ہونے پر عورت کو مخلصی پانے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ ان حالات میں عورتیں خاوندوں کی زندگی کا خاتمہ کرنے کے جرم کی مرتکب ہوتی ہیں۔ اور اس طرح گھر کا گھر تباہ و برباد ہو جاتا ہے ؟

افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ مسلمانوں میں بھی عورتوں کے متعلق وہی خرابیاں پیدا ہو چکی ہیں۔ جو دوسروں میں پائی جاتی ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ان میں بھی ایسے واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ کاش وہ اسلامی احکام پر عمل کرتے ہوئے عورتوں کے متعلق اپنے طریق عمل میں اصلاح کریں ؟

انجیلی معجزات اور عیسائی

عیسائیت کی طرف لوگوں کو مائل کرنے کے لئے عیسائی صاحبان ہر قسم کا پروپیگنڈا کرتے رہتے ہیں۔ حال میں اس پروپیگنڈا کے متعلق رائٹر ایجنسی نے بھی اپنا حق ادا کیا ہے چنانچہ سلویا سے یہ خبر دنیا کے طول و عرض میں پہنچائی ہے۔ کہ ایک مقامی واعظ البرٹ ٹیسٹر یہ کہتا ہوا کالے ناگ سے کھیل رہا تھا۔ کہ خدا کے پیاروں کو کوئی چیز گزند نہیں پہنچاتی۔ کہ ناگ نے اسے دو دفعہ ڈس لیا۔ مسٹر ٹیسٹر پر تمام وہ حالتیں طاری ہوئیں جو ناگ کے ڈسنے سے ہوتی ہیں جسم پھول گیا۔ زبان بھی پھول گئی۔ اور گلا گھٹنے لگا۔ لیکن اس نے کسی قسم کا معالجہ کرانے سے انکار کر دیا۔ اب وہ روبصحت ہے۔ اور اس کا دعوے ہے۔ کہ انجیل لوقا کے دسویں باب کی انیسویں آیت سانپوں کے پکڑنے میں اور ان کے ضرر سے محفوظ رہنے میں تیر بہدف ہے ؟

انجیل لوقا کے دسویں باب کی انیسویں آیت میں یسوع مسیح فرماتے ہیں۔ "دیکھو میں نے تم کو اختیار دیا۔ کہ سانپوں اور بچھوؤں کو کچلو اور دشمن کی ساری قدرت پر غالب آؤ۔ اور تم کو ہرگز کسی چیز سے ضرر نہ پہنچیگا" ممکن ہے۔ کوئی ناواقف رائٹر کی اس عیسائیت نوازی کو انجیل کا معجزہ سمجھ لے لیکن سوال یہ ہے۔ کہ کیا ہر ایک عیسائی لوقا کی محولہ بالا آیت پڑھ کر سانپوں سے کھیل سکتا ہے۔ اور ڈسنے پر مرنے سے بچ سکتا ہے۔ اگر ساری عیسائی دنیا میں صرف سلویا کے پادری مسٹر ٹیسٹر ہی خدا کے پیارے ہیں۔ تو کیا وہ انجیل معیار سے اپنا ایمان کا ثبوت دے سکتے ہیں۔ متی کی انجیل کی بیسویں آیت میں یسوع مسیح نے اپنے ماننے والے سے کہا ہے

حضرت مسیح موعودؑ کا سلوک ایک بدگو مخالف سے

عفو کی ایک نہایت اعلیٰ مثال

جناب محمد عمر حیات صاحب نے جو ایک عرصہ سے کینیا کالونی (افریقہ) میں کاروبار کرتے ہیں۔ حال میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ایک پرانا واقعہ لکھ کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ارسال کیا ہے۔ جس سے عفو کی ایک نہایت اعلےٰ مثال ملتی ہے اور پتہ لگتا ہے۔ کہ جس انسان کو خدا تعالےٰ اپنی مخلوق کی ہدایت اور راہ نمائی کے لئے مبعوث کرتا ہے۔ اس کے دل کو ہمدردی و خیر خواہی کے جذبہ سے اس طرح بھر دیتا ہے۔ کہ اس میں کسی کے متعلق خواہ اس کا رویہ کتنا ہی دل آزار اور تکلیف دہ کیوں نہ ہو۔ اور وہ کیسی ہی معیوب اور مذموم حرکات کا ارتکاب کیوں نہ کر چکا ہو۔ رنج وغصہ کے ایک شائبہ کے لئے بھی کوئی جگہ نہیں ہوتی۔ اور جب کوئی گستاخ اور بے ادب انسان اپنی گستاخی کی پاداش میں مبتلائے عذاب ہو کر طالب امداد ہوتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ کے مامور کے دل میں اس کے لئے اس سے بھی زیادہ محبت اور ہمدردی جوش زن ہو جاتی ہے جو ایک ماں کے دل میں اپنے اکلوتے بچہ کو دکھ اور مصیبت کی حالت میں دیکھ کر پیدا ہوتی ہے۔ اور پھر وہ اس کے لئے سب سے زیادہ کامیاب طریق اختیار کرتا ہے یعنی خدا تعالےٰ کے حضور دعا کرتا ہے۔ کہ جو مصیبت اس کے ایک خطا کار بندہ پر آئی ہے۔ وہ دور کر دی جائے۔ کیونکہ وہ اپنی گستاخی پر نادم اور اپنے کئے پر پشیمان ہے۔ اس پر خدا تعالےٰ اس کے دل سے نکلی ہوئی دعا کو سنتا۔ اور گرفتار مصیبت پر رحم فرما دیتا ہے۔

ذیل کا واقعہ اس قسم کی ایک نہایت ایمان پرور مثال ہے۔ محمد عمر حیات صاحب لکھتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک کارڈ میرے پاس ۱۹۰۴ء کا تھا۔ جو کہ ایک شخص صوبیدار مردان علی صاحب کے متعلق تھا۔ جو ہماری پلٹن ۱۲۳ میں تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں اخبار البدر پڑھتے ہوئے گستاخانہ الفاظ مونہہ سے نکالنے کی وجہ سے ماخوذ عذاب ہوئے تھے۔ یعنی اس درشت کلامی کے چند ہفتہ بعد ہی ان کی کمپنی کی ایک سنگین گم گئی۔ صوبیدار صاحب نے ایک دوسرے شخص کی دوسری کمپنی سے سنگین منگا کر اس پر نمبر تبدیل کرنے کے لئے ایک مستری کو رات کے ۱۰ بجے دی۔ چونکہ اس مستری کو صوبیدار صاحب مذکور سے کوئی دلی کدورت تھی۔ اس لئے وہ رات کے گیارہ بجے کرنل Scallon کے پاس مع سنگین مسروقہ گیا۔ اور اس کی رپورٹ کر دی۔ دوسرے دن کرنل صاحب نے میجر Delamain کو جو کہ اس کمپنی کا کمانڈنگ تھا۔ بلا کر حکم دیا۔ کہ جا کر Arm Inspection کرو۔ اس وقت یہ کمپنی Camp Jalila میں تھی۔ اور پلٹن کا ہیڈ کوارٹر کیمپ Dhalla میں تھا۔ میں اس ڈبل کمپنی کا کلارک تھا۔ میں اور میجر Delamain صاحب وہاں سے وہ گھوڑے پر سوار اور میں خچر پر سوار ہو کر جلیلہ کیمپ میں گئے۔ اور جاتے ہی انسپکشن آرمز کا حکم دیا۔ اس پر صوبیدار صاحب نے رپورٹ کی۔ کہ ایک سنگین گم ہے۔ میجر صاحب نے صوبیدار صاحب کو نظر بند کر لیا۔ اور کمپنی کے حوالدار کو بھی نظر بند کیا گیا۔ اور جس سپاہی کی سنگین تھی۔ اس کو قید کیا گیا۔ آخر ان کے کاغذات پونہ ڈویژن کے جنرل آفیسر کمانڈنگ کے پاس آتے جاتے رہے۔ آٹھ ماہ گذر گئے آخر ایک روز صوبیدار صاحب نے مجھے بلا کر کہا کہ یہ آفت معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے حق میں ناشائستہ کلام کرنے کا نتیجہ ہے۔ تم حضرت صاحب کی خدمت میں خط لکھو۔ اور معافی اور دعا کے لئے عرض کرو۔ میں نے اسی وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں خط لکھا۔ جس کا جواب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا آیا۔ کہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک اس کی مخلوق بچوں کی طرح ہے۔ وہ کسی کو ضائع کرنا نہیں چاہتا۔ صوبیدار صاحب سے کہیں۔ کہ کثرت سے استغفار کریں میں بھی دعا کروں گا۔ اللہ تعالےٰ رحم کرے گا۔ آخر اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ جب صوبیدار صاحب کا کورٹ مارشل ہوا۔ تو ان کی صرف اس میعاد تک کہ وہ نظر بند رہے۔ تنخواہ ضبط کی گئی۔ اور انہیں پنشن پر بھیج دیا گیا۔ اس طرح وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا سے [illegible]

ہدیۂ تبریک

بخدمت حضراتِ اہلبیت حضرت مسیح موعودؑ

از جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

جہاں کے سہروں سے بڑھ کر ہے خوشنما سہرا
جو آلِ احمدِ مرسل کے سر بندھا سہرا

یہ سہرا کیا ہے جہاں کے عجائبات سے ہے
دکھا سکے نہ کوئی اس کمال کا سہرا

یہ کس کی شانِ رسالت کے ہیں نشاں ظاہر
یہ کس کا نازِ تجمل ہی بن گیا سہرا

شمیم عطر سے ہے اک جہاں معطر سا
مشامِ خلق میں گویا ہے بھر گیا سہرا

یہ نونہال ہیں سر جمال و قدس و جلال
یہ پھول وہ ہیں کہ جن سے ہے خوشنما سہرا

دعائیں احمدؐ مرسل کی ہیں یہ نسلِ عزیز
یہ ہے نشانِ نبوت بعہدِ ہدیٰ سہرا

یہ جلوہ وحی ارایحؐ و لا اجیحؐ کا دیکھ
نگاہِ خلق میں نسلِ بعید کا سہرا

یہ ایک ایک بڑھے گا ہزار شاخوں میں
ہر ایک شاخ کے پھولوں سے اک جدا سہرا

جہاں میں نسلِ مسیحا نہ ہو سکے گی شمار
نشاں رہے گا یہ نسلوں کے سر سدا سہرا

ہر ایک نفس جو احمد نبی کی آل سے ہے
وہ اک نشانِ صداقت کا ہے بنا سہرا

جسے خدا نے بنایا ہے آدم اور خلیل
جہاں میں نسلیں ہیں اس کی نشان کا سہرا

مسیح پاک کے تھے لفظ "چار شادی" کے
یہ چار شادیوں میں بھی نشاں بنا سہرا

خدا نے نام احمد ہو نام احمد کا
ہر ایک نصرت و برکت کا ہو عطا سہرا

خدا ہمیشہ ہی منصور کو رکھے منصور
رہے وہ ناصرہ بیگم کا کتخدا سہرا

یہ ازدواج کی برکت نشانِ نصرت ہو
ہر ایک خوبیٔ حق سے ہو پُر وشا سہرا

جہاں کے واسطے یہ شادیاں ہوں اک دستور
بنے یہ خلق کا ہاں ایک راہنما سہرا

خدا کی برکتیں نازل ہوں آلِ احمدؐ پر
خدا کا فضل ہو سب کے لئے سدا سہرا

دعا کے ساتھ کرے پیش ہدیۂ تبریک
وہ اک غلام کہ جس نے ہے یہ لکھا سہرا

غلامِ احمدِ مرسل ہے اور غلامِ رسولؐ
دعا کے فیض کا طالب کرے دعا سہرا

اسلام پر اعتراضات کے جواب

اشاعتِ اسلام کے متعلق جبر کا بے جا الزام

آریہ گزٹ ۹ اگست میں ایک صاحب "جھیدی لال" کا مضمون بعنوان "اسلام کیسے پھیلا" شائع ہوا ہے۔ جس میں اسلام کو بزور شمشیر پھیلائے جانے کا وہی فرسودہ اور پامال شدہ اعتراض دہرایا گیا ہے۔ جس کا بارہا جواب دیا جا چکا ہے۔ لالہ صاحب جن کے مضمون کا تمام دارومدار "تفسیر حسینی" پر ہے۔ لکھتے ہیں۔

"رب العالمین یا رب المسلمین مسلمانوں کو کفار کے قتل کی زوردار ہدایت کرتا ہے۔ اور ان کے مال و زر لوٹنے کی انہیں ترغیب دلاتا ہے۔" اور اس کے ثبوت میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ قرآن مجید میں آتا ہے۔

"شاید کہ مکروہ رکھو تم ایک چیز اپنی طبیعت کی نفرت کے سبب سے حالانکہ وہ چیز بہتر ہو واسطے تمہارے۔ جیسے دین کے دشمنوں سے لڑنا۔ کہ اسے تم مکروہ اور برا جانتے ہو۔ اور تمہاری بھلائی اسی میں ہے۔ دنیا کے واسطے بھی فتح اور لوٹ اور دشمنوں کو مغلوب کرنے اور دین کی عزت بڑھانے کے سبب سے اور آخرت کے لئے بھی شہادت کا رتبہ۔ اور ہمیشہ کے واسطے نعمتیں اور علیین کے درجے پانے کی وجہ سے اور شاید کہ دوست رکھو تم ایک چیز کو طبیعت کی کسل اور کاہلی کی وجہ سے کہ وہ مونہہ پھیرنا ہے۔ اور برائی ہو تمہارے واسطے دنیا میں بھی ذلت سہنے اور دشمنوں کے غلبے کے سبب سے اور آخرت میں بھی ثواب جہاد سے محرومی شہداء سے دوری کے سبب سے اور اللہ جانتا ہے مصلحت تمہاری اور تم اس مصلحت کو نہیں جانتے۔"

دعوئے باطل

پیشتر اس کے کہ اس مفہوم کے متعلق کچھ عرض کیا جائے جو قرآن مجید کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ معترض کے اس دعوے کو کہ "رب العالمین یا رب المسلمین مسلمانوں کو کفار کے قتل کی زوردار ہدایت کرتا ہے۔" قرآن مجید کے ذریعہ ہی باطل ثابت کیا جائے اور بتلایا جائے۔ کہ معترض نے جس اصل پر اپنے مضمون کی عمارت کھڑی کی ہے۔ وہ لغو اور اسلامی تعلیم کے خلاف ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ جسے قرآن مجید نے نہ ایک مرتبہ بلکہ بکرات و مرات بیان کیا ہے۔ کہ اسلام آزادی عمل اور حریت ضمیر کا پورا پورا احترام کرتا ہے۔ اسلام کے نزدیک وہ شخص جو مداہنت کرتا یا منافقت سے ہاں میں ہاں ملاتا ہے۔ اور وہ جو مذہب تبدیل کرنے کے لئے جبر سے کام لیتا ہے مجرم ہے۔

جبر کی ممانعت

قرآن مجید میں صاف اور صریح یہ حکم موجود ہے۔ کہ لا اکراہ فی الدین یعنی دینی معاملات میں کسی قسم کا جبر جائز نہیں۔ کیوں یہ بھی ساتھ ہی بتا دیا۔ کہ قد تبین الرشد من الغی۔ ہدایت اور ضلالت میں کھلا کھلا امتیاز قائم ہو گیا ہے۔ جبر ہمیشہ وہاں کیا جاتا ہے۔ جہاں دلائل کمزور ہوں یا دلائل میں اشتباہ واقع ہو۔ مگر فرمایا اسلام کی تعلیم ایسی کامل اور واضح ہے۔ کہ ہر وہ شخص جو تعصب سے الگ ہو کر اور عقل سے کام لے کر اس پر غور کرے گا۔ اس پر صداقت اسلام کا ظاہر ہونا ذرا بھی مشکل نہیں رہے گا۔ پس جبکہ یہ تعلیم اپنی ذات میں ایسی کامل اور اتنی مضبوط ہے۔ تو اس کے لئے جبر کیونکر جائز ہو سکتا ہے۔ جبر تو اس کی صداقت کو مشتبہ کر دے گا نہ کہ اس کے قبول کرنے میں ممد ہو گا۔

پھر فرمایا قل یا ایہا الناس قد جاءکم الحق من ربکم فمن اہتدی فانما یہتدی لنفسہ ومن ضل فانما یضل علیہا وما انا علیکم بوکیل۔ یعنے اے محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) تو لوگوں سے کہہ دے۔ کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق و صداقت آ گئی۔ تم میں سے جو شخص ہدایت اختیار کریگا۔ اس کا فائدہ اسی کو پہنچے گا۔ اور جو انکار کرے گا۔ اس کا وبال اسی کی گردن پر ہو گا۔ میں کوئی وکیل نہیں۔ کہ تمہیں ہدایت پانے کے لئے مجبور کروں۔ ایک اور موقع پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد ہوتا ہے۔ فذکر انما انت مذکر لست علیہم بمصیطر۔ تیرا کام صرف سمجھانا ہے۔ تو ان پر داروغہ نہیں۔ کہ جبر کرے۔ پھر فرمایا انما علے رسولنا البلاغ المبین۔ ہمارے رسول پر صرف کھول کھول کر پیغام حق پہنچا دینا ہے۔ آگے ماننا یا نہ ماننا لوگوں کا کام ہے۔ قل الحق من ربکم فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر کہہ دے کہ حق تیرے رب کی طرف سے ہے جو چاہتا ہے۔ ایمان لے آئے۔ اور جو چاہے انکار کر دے۔ ان ہذہ تذکرہ۔ فمن شاء اتخذ الی ربہ سبیلا۔ یہ قرآن تو نصیحت نامہ ہے۔ پس جو چاہے اپنے رب کا رستہ اختیار کرلے۔ لکم دینکم ولی دین۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مخالفین اسلام کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں۔ تمہارے لئے تمہارا دین اور میرے لئے میرا دین خود ظاہر ہو جائے گا۔ کہ کون حق پر ہے۔

قرآن مجید کی ان آیات میں وضاحتاً بیان کیا گیا ہے۔ کہ اسلام جبر کرنے کی قطعاً اجازت نہیں دیتا۔ بلکہ صلح و آشتی اور امن و محبت کا پیغام لے کر آیا ہے۔ اور دلائل و براہین کے ذریعہ اپنی صداقت لوگوں کو قائل کرتا ہے۔ کیا اس تعلیم کی موجودگی میں کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ "رب المسلمین مسلمانوں کو کفار کے قتل کی زوردار ہدایت کرتا ہے۔"

مشرکین کے متعلق حکم

اسلام قبول کرنے کے لئے قتل کرنا تو الگ رہا۔ قرآن مجید نے مسلمانوں کو اس امر سے بھی روکا ہے۔ کہ ان کو برا بھلا کہا جائے۔ جو شرک جیسے ناپاک گناہ میں مبتلا ہوں چنانچہ فرمایا۔ ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ۔ مشرکین کو برا بھلا نہ کہو۔ بلکہ ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وجادلہم بالتی ہی احسن۔ حکمت و موعظت حسنہ سے حق کی طرف متوجہ کرو۔ اور اگر مجادلہ کی نوبت آئے۔ تو وہ بھی عمدگی سے کرو۔ کیا جو مذہب مخالفین اسلام کے متعلق یہ تعلیم دیتا ہو۔ اس کی نسبت یہ کہنا انتہائی ظلم نہیں۔ کہ اس میں مسلمان نہ ہونے والوں کو قتل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

منافقین کے لئے وعید

پھر یہ بات اس وجہ سے بھی باطل ہے۔ کہ جو امر جبر اور طاقت کے ساتھ منوایا جاتا ہے۔ اس کے متعلق یہ امید نہیں کی جا سکتی۔ کہ ماننے والے کے دل میں اس کی نسبت کسی قسم کا شک و شبہ اور کوئی کجی نہ رہے۔ اور نہ یہ مطالبہ کیا جا سکتا ہے۔ کہ جو بات جبراً ٹھونسی جا رہی ہے۔ اسے دل و جان سے قبول کیا جائے۔ اور اس کے خلاف اپنے قول یا فعل سے کوئی حرکت نہ کی جائے۔ لیکن اسلام ایمان لانے کے بعد قولی اور فعلی رنگ میں اپنی ہر ایک بات سے اس کا ثبوت نہ دینے اور در پردہ تعلیم اسلام کی مخالفت کرنے کا نام منافقت رکھتا ہے۔ اور اسے سخت ناپسند کرتا ہوا منافقین کو سخت عذاب کا مستحق قرار دیتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار۔ یعنے منافق دوزخ کے نچلے حصہ میں گرائے جائیں گے۔ ان اللہ جامع المنافقین والکافرین فی جہنم جمیعا۔ خدا تعالےٰ منافقوں اور کافروں کو جہنم میں بطور سزا رکھے گا۔ پھر فرمایا لا تصل علی احد منہم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ۔ یعنی جو شخص بحالت نفاق مر جائے۔ اس کا

جنازہ نہ پڑھو۔ پس جب اسلام منافقت کو اس درجہ مذموم قرار دیتا ہے۔ تو پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ وہ جبر کے ذریعہ اسلام پھیلانے کی اجازت دے ؛

مسلمانوں نے کیوں جنگیں کیں

اس میں شک نہیں۔ کہ مسلمانوں کو جنگیں کرنی پڑیں۔ مگر اس لئے نہیں۔ کہ اسلام کو بزور شمشیر پھیلایا جائے۔ بلکہ اس لئے کہ اپنی حفاظت کی جائے۔ اور مذہب کے بارے میں جبر کا انسداد کیا جائے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ بعثت نبوی کے بعد مسلسل کئی سال تک کمزور اور بے بس مسلمانوں کو بے دردانہ طور پر مارا پیٹا گیا۔ ظالمانہ طور پر قتل کیا گیا۔ مسلمان عورتوں پر شرمناک مظالم کئے گئے۔ اور آخر جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ میں تیرہ سال تک اس قسم کے مظالم کا نشانہ بننے کے بعد ترک وطن پر مجبور ہو گئے۔ اور مدینہ میں چلے گئے۔ تو کفار نے وہاں بھی آپ اور آپ کے ساتھیوں کو چین نہ لینے دیا۔ اور ایذا رسانی میں مصروف رہے۔ کیا یہ مظالم دو قوموں کے درمیان جنگ کے اعلان کا حکم نہیں رکھتے۔ آج دنیا اپنے آپ کو تہذیب و تمدن کی بلند ترین چوٹی پر سمجھتی ہے اور خیال کرتی ہے۔ کہ سنجیدگی متانت۔ عقلمندی دور اندیشی اور تمام تہذیبی خوبیاں اس میں پیدا ہو چکی ہیں۔ اگر آج ان مظالم سے کم بلکہ بہت کم کسی قوم کی طرف سے دوسری قوم پر کئے جائیں۔ تو یہ ایک یقینی بات ہے۔ کہ جنگ ہی ان کے درمیان فیصلہ کر سکے۔ اور جنگ کے بغیر چارہ نہ رہے۔ پس تیرہ برس تک مسلمانوں پر مظالم روا رکھے گئے۔ ان کا مذہب جس سے بڑھ کر اور کوئی چیز انہیں پیاری نہیں تھی۔ ان سے جبراً چھڑانے کی کوشش کی گئی۔ ان کے مردوں عورتوں اور بچوں کو انتہائی مظالم کا تختۂ مشق بنایا گیا۔ دن رات انہیں ظلم و ستم کی چکی میں بیدردانہ طور پر پیسا گیا۔ ان حالات کو پیش نظر رکھ کر کون ہے۔ جو یہ کہہ سکے۔ کہ مسلمانوں کو دفاعی طور پر جنگ کے لئے کھڑا نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ اگر کوئی یہ کہتا ہے۔ تو وہ عقل کا اندھا اور امن کا دشمن ہے۔ اسے معلوم ہی نہیں کہ دنیا میں اصلاح اور امن قائم کرنے کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے کہ ظالم کو اس کے ظلم سے روکا جائے۔ خواہ اس کے لئے کتنی ہی مالی اور جانی قربانی کرنی پڑے۔ تیرہ سال تک کفار نے مسلمانوں پر مظالم کئے۔ اگر اس عرصہ میں کسی وقت بھی مسلمان دفاعی جنگ کے لئے کھڑے ہو جاتے۔ تو کوئی معترض انسان ان کو ہدف اعتراض نہ بنا سکتا۔ لیکن محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جو رحمۃ للعالمین بنکر آئے تھے۔ انہوں نے عفو و درگذر سے کام لیا۔ مسلمانوں کو دشمنوں کے حملوں اور ایذا رسانیوں کا جواب دینے سے باز رکھا۔ یہاں تک کہ آپ کو اور آپ کے متبعین کو مکہ چھوڑ کر چلے جانا پڑا۔

مدینہ میں کفار کی ایذا رسانیاں

کفار نے مدینہ میں بھی چین نہ لینے دیا۔ اور برابر اپنی ظالمانہ کارروائیوں کو جاری رکھا۔ روایات میں آتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدینہ تشریف لے آنے کے بعد کفار مکہ نے بت پرستان مدینہ کو ایک خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا۔ کہ تم لوگوں نے ہمارے آدمی محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو پناہ دی ہے۔ یا تو تم اسے قتل کر ڈالو۔ یا اسے اپنے شہر سے نکال دو۔ ورنہ ہم قسم کھاتے ہیں۔ کہ اپنا تمام لشکر لے کر تم پر حملہ کریں گے۔ تمہارے آدمیوں کو قتل کر ڈالیں گے۔ اور تمہاری عورتوں پر قبضہ کر لیں گے۔ اس طرح ایک طرف تو انہوں نے اہل مدینہ کو مسلمانوں کے خلاف کھڑا کیا۔ اور دوسری طرف خود شرارتوں میں مصروف رہے۔

جنگ کی اجازت

آخر جب کفار ایذا رسانیوں میں انتہا کو پہنچ گئے۔ اور مدینہ میں اندرونی طور پر بھی مسلمانوں کے دشمن پیدا ہو گئے۔ تو خدا تعالےٰ نے مسلمانوں کو اپنی حفاظت کے متعلق فرمایا۔ اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا وان اللّٰہ علیٰ نصرھم لقدیر الذین اخرجوا من دیارھم بغیر حق۔ الا ان یقولوا ربنا اللّٰہ کہ ان لوگوں کو جنگ کی اجازت دی جاتی ہے۔ جن پر بیہم مظالم توڑے گئے۔ اور جنہیں اپنے گھروں سے محض اس جرم میں کہ وہ خدا پر ایمان لائے۔ نکالا گیا یہ آیت جس میں سب سے پہلے جنگ کی اجازت دی گئی بتاتی ہے۔ کہ مسلمانوں کی طرف سے لڑائی کی ابتدا نہ ہوئی۔ بلکہ وہ لڑنے پر مجبور کئے گئے تھے ؛

جنگ کے متعلق احکام

اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنگ کے متعلق ضروری احکام نازل کئے گئے۔ مثلاً یہ کہ

(۱) قاتلوا فی سبیل اللّٰہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا۔ صرف انہی لوگوں سے جنگ کرو۔ جو تم سے جنگ کرتے ہیں۔ اور جنگ میں کسی قسم کی زیادتی نہ کرو۔

(۲) قاتلوا حتیٰ لا تکون فتنۃ ویکون الدین للّٰہ۔ اس وقت تک لڑو جب تک فتنہ دور نہ ہو جائے۔ اور دین کا اختیار کرنا اللہ کے لئے ہو جائے۔ یعنی کوئی کسی پر مذہب تبدیل کرانے کے لئے جبر نہ کر سکے۔

(۳) قل للذین کفروا ان ینتھوا یغفر لھم۔ ان کافروں سے کہہ دو۔ کہ اگر وہ اپنی شرارتوں سے باز آجائیں۔ تو ان سے درگذر کر دیا جائے گا۔

(۴) فان اعتزلوکم فلم یقاتلوکم والقوا الیکم السلم فما جعل اللّٰہ لکم علیھم سبیلا۔ اگر وہ تم سے کنارہ کشی کریں۔ لڑائی سے باز آجائیں۔ اور صلح کا پیغام بھیجیں۔ تو پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہیں جنگ کرنے کی اجازت نہیں۔

یہ ان احکام میں سے چند ایک ہیں۔ جو جنگ کے متعلق قرآن میں آئے ہیں۔ اور ان سے ظاہر ہے۔ کہ اسلام کے مدنظر کفار کو قتل کرنا نہیں تھا۔ بلکہ یہ بات تھی۔ کہ مذہبی آزادی قائم ہو۔ کیونکہ کفار مسلمانوں پر اس لئے مظالم کرتے تھے۔ کہ انہیں اپنے عقائد کا پابند کریں۔

مسلمانوں کا جنگ کو ناپسند کرنا

اسی ضمن میں اللہ تعالےٰ نے وہ آیت نازل فرمائی جس کا آریہ گزٹ کے مضمون نگار نے نہایت بھونڈے الفاظ میں مفہوم پیش کیا ہے۔ وہ آیت یہ ہے کتب علیکم القتال وھو کرہ لکم وعسیٰ ان تکرھوا شیئاً وھو خیر لکم وعسیٰ ان تحبوا شیئاً وھو شر لکم اس میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ سخت مظلومیت کی حالت میں تم کو جنگ کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ مگر تمہارا یہ حال ہے۔ کہ تم اب بھی اسے پسند نہیں کرتے۔ اور یہ چاہتے ہو۔ کہ تمہارے ہاتھوں ظالموں اور جفاکاروں کو بھی کوئی نقصان نہ پہنچے۔ بظاہر یہ ہمدردی اور خیر خواہی کی بات معلوم ہوتی ہے۔ مگر یاد رکھو یہ ضروری نہیں کہ جو بات تمہیں ناپسند ہو۔ وہ واقعہ میں بری ہو۔ اور جسے تم پسند کرو۔ وہ اچھی ہو۔ بلکہ تمہارے لئے بہتر چیز وہی ہے۔ جو خدا تمہارے لئے تجویز کرے۔ اور بری وہ ہے۔ جس سے خدا منع کرے۔ اب جنگ کے ذریعہ ہی مظالم کا انسداد ہو گا۔ اور مذہبی آزادی قائم ہو گی۔ اور یہی حقیقی ہمدردی و خیر خواہی ہے اس لئے اس میں پوری ہمت اور کوشش سے کام لینا چاہیئے ؛

پس اس آیت میں یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ مسلمانوں نے ہر قسم کے مظالم برداشت کرتے ہوئے اس بات کی ہر ممکن کوشش کی۔ کہ لڑائی۔ اور جنگ تک نوبت نہ پہنچے۔ اور آخر جب ان کو مقابلہ کرنے کی اجازت ہوئی۔ تو اس وقت بھی بعض نہیں چاہتے تھے۔ کہ جنگ کریں۔ لیکن خدا تعالےٰ کے نزدیک چونکہ وہ وقت آپہنچا تھا۔ جبکہ مظالم کے انسداد اور مذہبی آزادی کے قیام کا کام شروع کر دیا جائے۔ اس لئے مسلمانوں کو اندفاعی جنگوں میں کودنا پڑا۔ ورنہ اگر اسلام کی اشاعت کو جبر اور ظلم سے نہ روکا جاتا۔ اور اسلام قبول کرنے والوں کو اپنا مذہب تبدیل کرنے کے لئے جبراً مجبور نہ کیا جاتا۔ تو تاریخ اسلام میں کسی ایک جنگ کا بھی پتہ نہ ملتا ؛ "آریہ گزٹ" کے مضمون نگار کو چاہیئے کہ وہ اپنی آنکھوں سے تعصب کا پردہ دور کر کے اسلامی تعلیم پر غائر نگاہ ڈالے تا اسے معلوم ہو۔ کہ اشاعت اسلام کے باب میں مسلمانوں ...

مذاہب غیر

حضرت زرتشت نبی کے مختصر حالات

یورپ وامریکہ کے محققین کا خیال ہے کہ حضرت زرتشت غالباً چھٹی صدی قبل مسیح میں پیدا ہوئے لیکن مسلمان علماء کی تحقیق ہے کہ آپ ایک ہزار سال قبل مسیح باختری قوم سے آذربائیجان (مغربی ایران) میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ کی ولادت ایک بڑے اعلیٰ اور شریف گھرانے میں ہوئی۔ آپ کے والد کا نام "پوروشاسپ" اور والدہ کا نام "دغدوا" تھا۔ بچپن سے ہی سوچ بچار کے عادی تھے۔ سات آٹھ سال کی عمر میں اچھا خاصہ لکھ پڑھ سکتے تھے۔ ۱۵ سال کی عمر میں پارسیوں کی رسم کے مطابق دینی پیشوا کے ہاتھ سے آپ کی کمر میں پٹکا باندھ دیا گیا۔ ۲۰ سال کی عمر میں آپ نے گھر کو حصول علم کی خاطر خیرباد کہی۔ اور کئی سال تک بڑے بڑے عالموں کی صحبت اٹھائی۔ جب آپ واپس آئے۔ تو آپ کے والدین نے آپ کی شادی ایک اعلیٰ اور شریف خاندان میں کر دی۔ شادی کے کچھ عرصہ بعد آپ سیستان۔ خراسان ہوتے ہوئے ترکستان پہنچے۔ ہر جگہ مخلوق کو نیک کاموں کی طرف توجہ دلاتے۔ اور اپنے طرز عمل سے دوسروں کے لئے نیک نمونہ قائم کرتے۔

ایک دن صبح کے وقت ایک سنسان جگہ جب آپ غور و فکر میں مصروف تھے۔ آپ نے دیکھا کہ ایک قدآور انسان آپ کی طرف آرہا ہے۔ یہ دراصل ایک فرشتہ تھا۔ جس کا نام "ہومان" تھا۔ پاس آکر اس نے کہا۔ اے زرتشت خدا نے آپ کو انسانوں کی ہدایت کے لئے مقرر کیا ہے۔ آپ پر یہ سن کر بیخودی کی حالت طاری ہو گئی۔ اس واقعہ کے بعد آپ پر وحی نازل ہونے لگی۔ آپ نے خداتعالیٰ کی منشاء کے مطابق تبلیغ شروع کر دی۔ جس جگہ جاتے مخلوق کو شریعت کے احکام سناتے۔ لیکن کئی سال تک کوئی آپ پر ایمان نہ لایا۔ آخر کار آپ کا ایک رشتہ کا بھائی جس کا نام "میتھی ادما" تھا۔ آپ پر ایمان لایا۔ اور تبلیغ کرتا رہا۔ آپ نے ارادہ کیا۔ کہ شاہ "دشتاشپ" کو تبلیغ کریں۔ آپ اس کے دربار میں گئے۔ عالموں سے مناظرے کئے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ایک "جادوگر" ہے۔ بادشاہ نے ان کو قید کر دیا۔ اتفاقاً بادشاہ کا محبوب گھوڑا بیمار ہو گیا ہر چند علاج کیا گیا کوئی فائدہ نہ ہوا۔ آخر آپ کی دعا سے گھوڑا تندرست ہو گیا۔ بادشاہ نے فوراً آپ کو رہا کر دیا دوسرے دن ملکہ کو فالج کا مرض ہو گیا۔ وہ بھی آپ کی دعا سے اچھی ہوئی اور ایمان لے آئی۔ آپ نے اپنے خاص خاص شاگرد مختلف علاقوں میں تبلیغ کے لئے بھیجے۔ چند سال میں آپ کا مذہب دور دور تک پھیل گیا۔ بادشاہ دستاشپ آپ کے خلاف ہو گیا۔ اور آپ سے جنگ شروع کر دی۔ آپ جنگ میں شریک ہوئے کئی روز کی جنگ کے بعد بادشاہ کو شکست ہوئی۔

حضرت زرتشت کی ذہنی اور دماغی قوتیں نہایت اعلیٰ درجہ کی تھیں۔ آپ حسن ظاہری میں بھی یکتا تھے۔ فلسفہ اور الٰہیات کے پیچیدہ اور مشکل مسائل سے آپ کو عالم نوجوانی سے ہی لگاؤ تھا۔ آپ نے یکے بعد دیگرے تین شادیاں کیں۔ چھ اولادیں ہوئیں۔ تین بیٹے۔ (۱) استوستر (۲) روتنتا (۳) ہورشیتر اور تین بیٹیاں (۱) فرینی (۲) تریتی (۳) پوروشست۔ آپ نے سب کی نہایت اعلیٰ تربیت کی۔ آپکی تیسری بیٹی کی شادی جاماسپ بادشاہ سے ہوئی اور ملکہ ایران بنی جس کی پاکیزگی بے نظیر تھی۔

آپ اپنے زمانے کے بہترین شاعر تھے۔ آپ کے اشعار میں سادگی۔ جوش طبع اور سوز و گداز کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ ہر قدم پر خداتعالیٰ سے مدد مانگتے تھے۔ آپ کا دعویٰ یہ تھا۔ کہ میں اور انسانوں کی طرح خدائے بزرگ و برتر کی ایک مخلوق ہوں۔ ہاں اس نے مجھے اپنے فضل سے دنیا کی ہدایت کے لئے چن لیا ہے اور میں اس کا پیغمبر ہوں۔ جس وقت آپ تبلیغ کے لئے نکلے۔ تو دنیا عجیب طرح کی گمراہی میں پڑی ہوئی تھی۔ چاروں طرف غلط عقیدے اور بری رسمیں پھیلی ہوئی تھیں۔ لوگ ہر قسم کی بدی اور ناپاکی میں مبتلا تھے۔ لوگوں نے آپ کا مذاق اڑانا شروع کر دیا۔ آپ کے دوستوں اور رشتہ داروں نے بھی مخالفت کی۔ لیکن آپ نے ساری عمر مردانہ وار تبلیغ کی۔

پارسیوں کی مذہبی کتاب کا نام اوستا ہے۔ اور ژند اس کی تفسیر ہے۔ اس میں ۲۰ لاکھ کے قریب اشعار تھے۔ لیکن جب سکندر اعظم نے پرسیاپلس کا عظیم الشان کتب خانہ آگ کی نذر کر دیا۔ اور اوستا کا بہت سا حصہ ہمیشہ کے لئے دنیا سے معدوم ہو گیا۔ اوستا بہت سی کتابوں کا مجموعہ ہے پہلے حصہ کو وندی داد کہتے ہیں۔ جس میں شریعت زرتشتی کے بہت سے مسائل درج ہیں۔ دوسرے حصہ کا نام یسنا ہے۔ جس میں دعائیں مرقوم ہیں۔

زرتشتی مذہب کا پہلا اور بنیادی اصل خدا کی توحید ہے۔ چنانچہ گاتھا میں خداتعالیٰ کے متعلق نہایت اعلیٰ روحانی خیالات پیش کئے گئے ہیں۔ دنیا کا پیدا کرنے والا سب چیزوں کا مالک اہورمزدا ہے یعنی خدائے حکیم و قدیر۔ ہر ایک شخص کے لئے ضروری تھا۔ کہ وہ پہلے اس قادر مطلق ہستی پر ایمان لائے۔ اس کی شریعت پر ایمان لائے۔ آپ نے خالص توحید کا وعظ کیا۔ اور بتایا عالم الغیب خدا اپنی ذات میں قائم ہے۔ اسی نے تمام چیزوں کو اپنے علم اور ارادہ سے پیدا کیا۔ اسی نے زمین آسمان عناصر بنائے۔ اسی نے روح اور عقل پیدا کی۔ نیکوں کو راحت اور بدکاروں کو عذاب ہوگا۔ انسان کا مقصد حیات اوستا میں یہ لکھا ہے۔ کہ وہ خدا کے مقرر کئے ہوئے قانون پر چل کر پوری راحت حاصل کرے۔ اور یہ راحت پاک زندگی بسر کرنے سے مل سکتی ہے۔ خیالات۔ اقوال۔ افعال۔ نیک ہوں۔ کثرت کے ساتھ دعائیں کرنا اس کے فضل کا ہر وقت طلبگار رہنا اس کے حکموں کے سامنے ہر وقت سر جھکانا۔ ہر وقت اور ہر حال میں اسے پکارنا اوستا کی سب سے بڑی تعلیم ہے۔ ایک حصہ دعاؤں کے لئے وقف ہے۔ جسے یسنا کہتے ہیں۔ (قمر از ننکانہ)

چندہ تعلیم اور سرکاری ملازم

مسلمانان کشمیر تعلیم میں جس قدر پس ماندہ ہیں۔ اور اس وجہ سے جس قعر مذلت میں گرے ہوئے ہیں۔ اور جس طرح ریاست نے ان کو نظر انداز کر رکھا ہے۔ اس کے مفصل بیان کرنے کی اس لئے ضرورت نہیں ہے۔ کہ یہ امر بارہا عرض کیا جا چکا ہے۔ اس وقت جہاں مسلمانان کشمیر کے لئے اس بات کی ضرورت ہے۔ کہ آئینی طریق سے ان کی امداد کی جائے۔ وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ ان میں تعلیم رائج کی جائے۔ اس کے لئے کچھ عرصہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشا کے ماتحت کشمیر کے مسلمان طلباء کے لئے وظائف اور بعض کو کتب کی صورت میں امداد کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ ایک ماہ میں ایک ہزار روپیہ سے زائد اس مد میں خرچ ہو چکا ہے۔

مگر گذشتہ ماہ میں اس مد کی آمدنی صرف ۱۰۷ ہوئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ احباب نے خصوصاً ملازم احباب نے اس طرف کم توجہ کی ہے۔ براہ مہربانی آئندہ تمام سرکاری ملازم اس فنڈ کا چندہ بشرح ایک پائی فی روپیہ ماہوار باقاعدہ ادا فرما دیں۔ اور دوسرے مسلمانوں سے بھی تحریک کر کے وصول کریں۔ (فنانشل سکرٹری کشمیر ریلیف فنڈ قادیان)

زمینداران علاقہ دوکانڈی ضلع سیالکوٹ سے افسران مال کا غیر ہمدردانہ سلوک

قابلِ توجہ حکومت پنجاب

زمینداروں کی حالت زار

زمیندار طبقہ کئی سال سے بوجہ اقتصادی بدحالی کے بے حد مشکلات میں مبتلا ہے۔ عام طور پر اس کی وجہ نرخ اجناس کا حد درجہ گر جانا ہے۔ جس کے نتیجہ میں سوائے معدودے چند زمینداروں کے باقیوں کی ہر فصل کی تمام پیداوار فروخت ہو کر مالیہ سرکار کی ادائیگی میں چلی جاتی ہے۔ اور کھانے تک بھی ان کے پاس نہیں بچتا ایسی حالت میں زمیندار اپنے اور اہل وعیال کے گذارہ کے لئے ساہوکار کے دروازہ پر گداگر کی صورت میں حاضر ہو کر جنس یا نقد قرضہ اٹھاتا ہے۔ اور اس بے کسی کی حالت میں ساہوکار من مانی شرائط منوا لیتا ہے۔

یہ تو نرخ کی کمی کا نتیجہ ہے۔ لیکن اس کے سوا بعض علاقے ایسے ہیں۔ جن کی فصلی حالت بوجہ ذرائع آبپاشی کے غیر یقینی یا مسدود ہونے کے بالکل ناقص ہے۔ اول تو فصل ہی بعض جگہ نہیں ہوتی۔ اور اگر ہو۔ تو بہت کم اور ناقص۔ ایسے علاقوں کے زمینداروں کی جو حالت ہو سکتی ہے۔ اس کا ہر ایک اندازہ کر سکتا ہے۔ ایسے ہی علاقوں میں سے ایک علاقہ دوکانڈی ضلع سیالکوٹ ہے۔

یہ علاقہ زیادہ تر بارانی ہے۔ اگر وقت پر بارش ہو کر فصل کاشت ہو جائے۔ اور بعد میں بھی فصل کے پکنے تک وقتاً فوقتاً بارش ہوتی رہے۔ تو فصل اچھی ہو جاتی ہے۔ ورنہ زمینداروں کو اپنی خوراک اور مویشیوں کے چارہ کے لئے سخت تکالیف میں سے گذرنا پڑتا ہے۔ بعض اوقات بعض کو کئی کئی دن فاقہ کشی کرنی پڑی۔ اور چارہ کے لئے درخت کاٹ کاٹ کر ڈالے گئے۔

زمینداروں پر تشدد

لیکن حیرتناک بات یہ ہے۔ کہ ایسے اوقات میں بھی گورنمنٹ نے اس علاقہ کے زمینداروں سے مالیہ سختی کے ساتھ وصول کیا۔ جس کی ایک مثال فصل خریف ۱۹۳۰ء کے مالیہ کی وصولی کے وقت کی پیش کی جا سکتی ہے جبکہ وصولی معاملہ کے لئے بعض زمینداروں کو اجلاس عام میں زبانی بہت کچھ بُرا بھلا کہنے کے بعد ان کے مونہہ کالے کرائے گئے۔ پگڑیاں اتروائیں گئیں۔ اور کان پکڑوائے گئے۔ ایسا ہی گذشتہ فصل ربیع ۱۹۳۴ء میں حالات پیش آئے۔ بوجہ قلت بارش فصل بالکل ناقص ہوئی۔ پھر ماہ مارچ کے شروع میں ایسی ناموافق ہوا چلی۔ کہ نصف کے قریب فصل کا جھاڑ کم ہو گیا۔

افسران مال کا رویہ

ایسی صورت میں تجربہ کار اور غور کرنے والے اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ اس علاقہ کے زمینداروں کی اقتصادی حالت کیا ہو سکتی ہے۔ اور وہ کس ہمدردی کے مستحق ہیں۔ لیکن باوجود گورنمنٹ ہند کے سرکلر "معافی والتوا" کے جو پٹواری سے لے کر تمام افسرانِ مال کے پاس موجود ہوتا ہے۔ اس علاقہ کے زمینداروں کو کوئی رعایت نہ دی گئی۔ جو افسران مال کی صریح لاپرواہی اور زمینداروں سے ہمدردی نہ ہونے کا نتیجہ ہے۔ وہ اپنے زعم میں اپنی انتظامی قابلیت کا اظہار اسی صورت میں سمجھتے ہیں۔ کہ خواہ زمیندار کس قدر ہی کچلے اور پیسے جائیں۔ ان سے ہر ممکن طریق سے مالیہ وصول کر لیا جائے۔ زمیندار کے پاس اپنے اور اپنے بال بچہ کے لئے کچھ باقی رہے یا نہ رہے لیکن ہر حالت میں گورنمنٹ کا ٹیکس جو بغیر آمدنی کی تعیین کے اصل پر تشخیص ہو چکا ہے۔ داخل خزانہ سرکار کر دیا جائے۔

زمینداروں کی صدائے احتجاج

جب اس علاقہ کے زمینداروں کو یقین ہو گیا۔ کہ فصل ربیع ۱۹۳۴ء میں مالیہ کے متعلق ہمیں کوئی رعایت نہیں دی جائے گی۔ اور مالیہ کی ادائیگی کی بلا سر پر کھڑی ہے۔ تو انہوں نے وسط جون ۱۹۳۴ء میں ایک جلسہ عام کر کے مالیہ کی معافی کے بارہ میں قانون کے اندر رہ کر قراردادیں پاس کیں۔ اور فیصلہ ہوا۔ کہ ان قراردادوں کی نقول بصورت درخواست تمام افسرانِ مال ضلع وقسمت وصوبہ و ریونیو ممبر و گورنر صاحب بہادر پنجاب کی خدمت میں ارسال کی جائیں۔ امید تھی۔ کہ حکومت اور افسرانِ مال جو زمینداروں سے ہمدردی کا دعوے کیا کرتے ہیں۔ اس طرف توجہ فرمائیں گے۔ لیکن باوجود دو ماہ گذر جانے کے آج تک کوئی توجہ نہیں کی گئی۔ اور مقامی افسران مال نے مالیہ کی وصولی زور شور کے ساتھ شروع کر دی۔ قطع نظر اس سے کہ زمیندار ادائیگی کی طاقت بھی رکھتا ہے یا نہیں۔

امداد کی صورت

ان واقعات پر نظر ڈالنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ حکومت اور افسرانِ اعلےٰ و ماتحت کے دل میں زمینداروں کی کس حد تک ہمدردی ہے۔ بے شک حکومت زمینداروں کی ہمدردی کے ثبوت میں یہ کہہ سکتی ہے۔ کہ گذشتہ سالوں اور سال رواں میں ایک بڑی رقم تمام صوبہ کے لئے معاف کی گئی۔ مگر گزارش ہے۔ کہ ایک تو معافی کے لئے بعض اضلاع مخصوص کر لئے گئے دوسرے اگر تمام صوبہ کے زمینداروں کو رعایت دی جائے۔ تو پھر یہ اس قدر برائے نام بنتی ہے۔ کہ اس سے صرف ایسے علاقوں کی امداد ہو سکتی ہے۔ جن میں پیداوار کی حالت تو عمدہ ہو۔ لیکن نرخوں کی کمی کے باعث اقتصادی حالت گری ہوئی ہو۔ لیکن ایسے علاقے جہاں کی پیداوار سخت ناقص ہو۔ اور اس پر نرخوں کی ارزانی کا بھی اثر ہو۔ یہ امداد مکتفی نہیں ہو سکتی۔ ان کی بہترین امداد یہی ہے۔ کہ ایسے علاقوں کو بعد ضروری تحقیق کے حالات کے ماتحت معافی اور التوار کے قانون کی تعمیل کرتے ہوئے امداد دی جائے۔

قابلِ توجہ حکومت پنجاب

آخر میں گورنمنٹ اور افسرانِ مال کی توجہ حسب ذیل امور کی طرف مبذول کرائی جاتی ہے

۱۔ زمینداروں کے جلسہ کی کارروائی جوان کی خدمت میں ارسال کی گئی ہے۔ اس کے متعلق ضروری ہے کہ کوئی کارروائی کی جاتی۔ اور نتیجہ سے زمینداروں کو بوساطت سکرٹری جلسہ آگاہ کیا جاتا۔

۲۔ دوران وصولی مالیہ میں نائب تحصیلدار صاحب نارووال نے جو رویہ اختیار کیا۔ اس کے متعلق تحقیقات کرائی جائے۔

۳۔ گورنمنٹ کی طرف سے اس بارہ میں تحقیق کرائی جائے۔ کہ مالیہ جو وصول کیا گیا ہے۔ زمینداروں نے کن مصائب اور مشکلات کو برداشت کر کے دیا ہے ہم گورنمنٹ سے ایک دفعہ پھر استدعا کی جاتی ہے۔ کہ اس علاقہ کے مسلمانوں کی حالت زار کی طرف فوری طرف توجہ کی جائے۔ تاکہ مصیبت زدہ لوگوں میں اطمینان پیدا ہوا۔ اور کوئی ناگوار صورت رونما نہ ہو۔ (فیض احمد سکنہ بوہلا مہاراں تحصیل نارووال)

سری نگر میں آریہ سماج کا جلسہ

صداقت اسلام پر تقریر

۱۷ اگست نزد حضوری باغ سری نگر آریہ سماج کا ایک پبلک جلسہ ہوا۔ جس میں انہوں نے تمام مذاہب کے لوگوں کو مدعو کیا۔ کہ وہ اپنے اپنے مذاہب کے محاسن پیش کریں۔ جلسہ کی افتتاحی تقریر مولوی عبدالاحد صاحب مولوی فاضل احمدی نے کی۔ ان کو صرف بیس منٹ وقت دیا گیا۔ جس میں انہوں نے بڑے مدلل طریقہ سے اسلام کی فضیلت اور اس کے عالمگیر مذہب ہونے کے دلائل پیش کئے۔ اور اسلام کے زندہ اور ابدی مذہب ہونے کی دلیل میں آپ نے حضرت مسیح موعود کا بھی ذکر کیا۔ لیکچر بہت مقبول ہوا۔

اس کے بعد سکھوں۔ اور سماجیوں کی دو تقاریر ہوئیں۔ پھر صدر نے کہا کہ اگر کوئی اور صاحب تقریر کرنا چاہتے ہوں۔ تو وہ اپنا نام پیش کریں۔ جس پر خان صاحب برکت علی صاحب اور خاکسار نے وقت طلب کیا۔ مگر صدر نے کہا کہ احمدیوں کی نمائندگی ہو چکی ہے۔ لہذا اور کوئی صاحب تقریر کریں۔ مگر اس وقت کوئی تیار نہ ہوا۔ آخر ایک نوجوان نے تقریر کی۔ مگر اسلام سے بالکل ناواقفی کا ثبوت دیا۔ اس جلسہ میں حاضرین کو معلوم ہو گیا کہ صرف احمدی ہی اسلام کی نمائندگی کر سکتے ہیں۔ (خاکسار محمد یوسف احمدی بی اے)

قبول احمدیت کا اعلان

میرا آج سے اکیس سالہ زمانہ گذشتہ احمدیت کی سخت ترین مخالفت میں گذرا۔ میں اس پارٹی میں شریک رہا جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانہ میں۔ ابوجہل و ابوسفیان وغیرہ تھے۔ میں پروردگار عالم کی قسم کھا کر عرض کرتا ہوں۔ کہ ابتدائی مباحثہ مولوی ثناء اللہ صاحب اور ایک قادیانی مولوی صاحب (جن کا نام مجھے یاد نہیں ہے) بمقام سکندر آباد علاء الدین بلڈنگس میں مقرر ہوا۔ تو اس وقت مولوی حافظ عبدالعلی صاحب وکیل کی بھی تقریر ہوئی۔ میں مخالف پارٹی میں شریک تھا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کی تقریر پبلک میں نہایت پسندیدہ گئی لیکن مولوی عبدالعلی صاحب کا کسی آیت شریفہ پر کہنا تھا۔ کہ ہماری جانب سے شور وغوغا اور ایسے ناگفتہ بہ الفاظ کہے گئے۔ کہ مولوی صاحب موصوف کو اسٹیج پر سے اترنا پڑا۔ جو صرف ہماری چیخ و پکار کا نتیجہ تھا۔ اس وقت ہماری پارٹی میں متعدد شراب کے شیشے استعمال ہوئے تھے۔ اور ہمارے ساتھ والوں کی جیبوں میں اُڈدانس ولایتی و کنٹری شراب کے شیشے موجود تھے۔ اس طرح اس روز ہماری پارٹی کامیاب رہی۔

میں عالی جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب احمدی سکندر آبادی کے پاس پہونچ کر بار ہا نفسانیت سے پیش آیا۔ اور ان کے مبلغین کا ہمیشہ پیچھا کیا۔ میرے ناپاک منہ سے حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق وہ گندہ الفاظ نکلتے رہے جو علماء ظواہر استعمال کرتے رہتے ہیں۔ میں عالم نہیں۔ اس لئے جو مجھ سے عمل ہوا خداوحدہٗ لاشریک جانتا ہے وہ ان علماء کے احکام کے تحت ہوا۔ جو اپنی نفسانی خواہشات کے ماتحت امام زمان کا انکار کرتے ہیں۔ اور جن کو احمدیت کے قبول کرنے سے دنیا کی شان و شوکت کے گھٹنے کا خوف ہے۔ میں نے درگاہ حضرت اقدس امام زمان علیہ الصلوٰۃ والسلام سے معافی مانگ لی ہے۔ (جو ضرور معاف ہو چکی ہوگی) اور اس تحریر کے ذریعہ تمام احمدی احباب سے اپنی غلطیوں کا اظہار کر کے معافی چاہتا ہوں۔ برائے خدا معاف فرمائیں۔ اور آئندہ میرے لئے کوئی خدمت مخصوص کی جائے۔ جو میرے لائق ہو تا اپنی بقیہ زندگی احمدیت کے لئے وقف کر سکوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

میں جناب مولانا مولوی احمد خان صاحب درانی اورنگ آبادی احمدی نائب آبین جنگلات کا بے حد ممنون و مشکور ہوں۔ جن کی متعدد ملاقاتوں اور ان کے ذریعہ متعدد ٹریکٹ کا معاینہ کر کے احمدیت کو قبول کرنے اور اپنی سابقہ حرکات ناشائستہ کے لئے زندگی میں استغفار کرنے کا موقعہ پا سکا۔

خاکسار۔ محمد عبدالجلیل خان گتہ دار تعمیرات عا ضلع نلگنڈہ ریاست نظام دکن

ایک قابل امداد بھائی

ایک صاحب نابینا عمر قریباً ۴۵ سال تحصیل نکودر ضلع جالندھر موضع اکبرپورہ کے اصل رہنے والے ہیں احمدی ہونے کی وجہ سے ان کی گذشتہ آمدنی کی صورت جاتی رہی ہے۔ جس مسجد میں وہ رہتے تھے۔ وہاں سے ان کو نکال دیا گیا ہے۔ اگر کوئی جماعت ان کو امام مسجد کے طور پر رکھنا چاہتی ہو۔ تو دفتر تعلیم و تربیت میں اطلاع دے۔ یہ صاحب اس کام کے بخوبی اہل ہیں۔ اور بحضوری سی امداد کھانے کپڑے کی جو جماعت کی طرف سے ان کو ملے گی۔ اس سے ان کا گذارہ ہو سکیگا۔ جماعتیں اس بارہ میں ضرور توجہ فرمائیں۔ (ناظر تعلیم و تربیت۔ قادیان)

ساہوکاروں کے ہتھکنڈے

ایک احمدی مصیبت میں

کاٹھ گڑھ میں ایک نومبائع نعمت خان صاحب کے نام ایک ساہوکار نے عرصہ ہوا۔ دوستی اور محبت سے ایک مقروض کی چند کنال زمین رہن کرا دی۔ اور اس کا قرضہ نعمت خان سے لکھوا لیا۔ اب زمین نہ تو اتنی مالیت کی ہے۔ اور نہ ہی آمد سود کے برابر ہے۔ ساہوکار نے نعمت خان کے خلاف عدالت میں قرضہ کا دعویٰ دائر کر دیا ہے۔ جس کی وجہ سے ایک غریب احمدی کو سخت نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ زمینداروں کو ساہوکاروں کے دھوکوں سے بچنا چاہیئے۔ اور گورنمنٹ کو بھی چاہیئے کہ ایسے دھوکہ باز ساہوکاروں کا مناسب انتظام کرے۔

خاکسار۔ محمد ابراہیم کاٹھ گڑھ

خریداران الفضل جن کا چندہ ختم ہے

۱۶ اگست و ۱۵ ستمبر کے مابین مفصلہ ذیل خریداران الفضل جن کا چندہ ختم ہے۔ اپنا اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر یا دستی یا محاسب بھیجدیں۔ ورنہ ستمبر کے پہلے ہفتے میں وی پی ہونگے۔

نمبر خریداری	نام
۳۲	خدا بخش صاحب
۱۸۱	غلام حیدر صاحب
۳۰۱	میاں غلام رسول صاحب
۴۷۷	محمد امیر صاحب
۶۴۹	مولوی محمد الدین صاحب
۸۷۰	مولوی نیاز محمد صاحب
۸۷۳	مستری مہر اللہ صاحب
۹۳۵	منشی صدر الدین صاحب
۱۰۷۴	منشی سلطان عالم صاحب
۱۳۳۲	چوہدری علی شیر صاحب
۱۴۱۹	مولوی الیاس الدین صاحب
۱۴۷۱	جان محمد صاحب
۱۷۹۲	کریم اللہ صاحب
۱۸۳۸	منشی بلند خان صاحب
۲۰۰۳	نصیر الدین فیروز الدین
۲۵۵۶	محمد یوسف صاحب
۲۵۸۲	چوہدری نعمت خان
۲۰۱۷	غلام نبی صاحب
۲۷۵۵	ڈاکٹر برکت اللہ صاحب
۳۱۷۰	غلام حسین صاحب
۳۳۹۲	مستری عبد الرزاق صاحب
۳۳۹۹	صوفی فضل الٰہی صاحب
۳۴۷۳	ہدایت اللہ صاحب
۳۴۷۸	شیخ بدر الدین صاحب
۳۸۴۲	منشی الطاف حسین صاحب
۳۹۷۱	محمد میاں صاحب
۴۳۳۷	غلام قادر صاحب
۴۳۵۷	چوہدری خیر الدین صاحب
۴۴۰۰	محمد حنیف صاحب
۴۴۲۳	مستری کریم بخش صاحب
۴۴۵۰	منشی محمد عبد اللہ صاحب
۴۶۲۷	مرزا محمد علی صاحب
۴۹۷۵	ایم عبد الرحیم صاحب
۴۹۶۰	ہمشیرہ چوہدری ولی محمد صاحب
۵۰۴۷	محمد تقی صاحب
۵۲۳۷	جان محمد صاحب
۵۳۱۶	خلیل شاہ صاحب
۵۳۲۹	سعد الدین صاحب
۵۵۹۶	رحمت اللہ صاحب
۵۶۴۹	منشی اللہ دتہ صاحب
۵۶۸۲	عبد الشکور صاحب
۵۷۲۸	بابو برکت علی صاحب
۵۸۴۰	محمد حاجی ایوب صاحب
۵۸۷۴	ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب
۵۹۱۲	بابو عبد القدوس صاحب
۶۱۳۸	سید منظور حسین شاہ صاحب
۶۱۸۶	ہیڈ جمعدار محمد خان صاحب
۶۴۳۶	بابو احمد جان صاحب
۶۶۱۱	غلام قادر صاحب
۶۷۳۶	چوہدری خدا بخش صاحب
۶۷۶۷	احمد اللہ خان صاحب
۶۸۵۲	عبد الحلیم صاحب
۶۹۲۴	دوست محمد صاحب
۶۹۲۵	مرزا عطاء اللہ صاحب
۷۱۸۶	مستری فیض احمد صاحب
۷۱۸۸	بابو عبد العزیز صاحب
۷۲۲۱	سید موسیٰ ضیاء صاحب
۷۲۵۳	بابو محمد خورشید صاحب
۷۳۷۴	چوہدری شاہ محمد صاحب
۷۴۱۳	شیخ عبد العلیم صاحب
۷۴۶۱	بابو عبد الغنی صاحب
۷۵۲۷	چوہدری عنایت اللہ صاحب
۷۵۶۱	غلام مصطفیٰ صاحب
۷۵۸۹	شیخ رحمت اللہ صاحب
۷۷۸۱	ہز ہائی نس دی نواب صاحب
۷۷۸۲	شیخ عبد الرحمٰن صاحب
۷۷۸۳	نور حسن صاحب
۷۷۸۴	بابو برکت علی صاحب
۷۷۸۶	حسن علی صاحب
۷۸۱۲	محمد عظیم صاحب
۷۸۴۰	پیر عبد العلی صاحب
۷۹۲۳	بدیع الزمان خان صاحب
۷۹۴۲	اہلیہ شیخ حامد علی صاحب
۷۹۴۴	جناب محمد زمان خان صاحب
۷۹۴۶	محمد اکرم صاحب
۷۹۶۲	ڈاکٹر چوہدری محمد انور صاحب
۸۰۳۶	نصیر احمد صاحب
۸۱۵۶	شیخ غلام رسول صاحب
۸۱۶۰	حکیم دین محمد صاحب
۸۱۹۹	خانزادہ امیر اللہ صاحب
۸۲۸۶	محمد بخش صاحب
۸۳۲۳	فضل محمد خان صاحب
۸۳۴۵	میاں غلام محمد صاحب
۸۴۱۲	شیخ رحیم بخش صاحب
۸۴۳۱	شیخ محمد مبارک اسمٰعیل صاحب
۸۴۵۵	ایس محمد امین فضل کریم
۸۴۵۸	[illegible] محمد مقصود علی صاحب
۸۴۶۶	غلام نبی صاحب
۸۴۹۵	مرزا محمد شفیع صاحب
۸۵۰۷	ماسٹر محمد فضل الٰہی صاحب
۸۵۷۳	محمد اشرف صاحب
۸۶۱۷	مسٹر رفیع الزمان صاحب
۸۶۳۱	مرزا محمد صدیق بیگ صاحب
۸۶۳۵	خواجہ نظام الدین صاحب
۸۶۴۶	بابو ممتاز علی صاحب
۸۶۴۰	قادر بخش صاحب
۸۶۶۱	جماعت احمدیہ چک ایم پچ
۸۷۳۰	بابو محمد منیر صاحب
۸۷۵۵	چوہدری کریم بخش صاحب
۸۷۷۷	محمد سعید خان صاحب
۸۸۴۵	عبد الرحیم صاحب
۸۹۱۱	بابو عبد الواحد صاحب
۸۹۴۳	ایم اے سلام صاحب
۸۹۶۸	راجہ عبد الرحمٰن صاحب
۹۰۸۹	شیخ سبحان علی صاحب
۹۱۰۴	عنایت اللہ صاحب
۹۱۱۵	منشی محمد حسین صاحب
۹۱۳۶	محمد شجاعت علی صاحب
۹۱۵۵	سید حبیب الرحمٰن صاحب
۹۱۸۰	سکرٹری صاحب کنجاہ
۹۱۸۲	ماسٹر انعام اللہ صاحب
۹۱۹۲	حاجی جلال الدین صاحب
۹۱۹۸	اللہ بخش صاحب
۹۲۰۲	سردار فیض اللہ خان صاحب
۹۲۰۶	شریف احمد صاحب
۹۲۱۰	مولوی غلام نبی صاحب
۹۲۲۳	فتح محمد صاحب
۹۲۳۳	حکیم عبد الرحمٰن صاحب خاکی
۹۲۳۴	چوہدری پیر محمد صاحب
۹۲۵۳	ماسٹر محمد طفیل صاحب
۹۲۷۳	ملک شیر محمد صاحب
۹۲۸۶	سید محمد حسین صاحب
۹۳۱۰	شیخ احمد صاحب
۹۳۵۱	بابو شکر الٰہی صاحب
۹۴۱۷	محمد ظفر صاحب
۹۴۴۹	حاجی اللہ بخش صاحب
۹۴۵۹	محمد عیسیٰ صاحب
۹۴۶۰	بشیر احمد صاحب
۹۴۶۳	چوہدری دوست محمد صاحب
۹۴۶۷	چوہدری محمد الدین صاحب
۹۴۶۸	غلام مرتضیٰ خان صاحب
۹۴۸۳	خواجہ محمد شریف صاحب
۹۴۸۴	خانبہادر شیخ منہاج الدین
۹۵۲۵	مسٹر کے دین
۹۵۶۴	احتیاج علی صاحب
۹۵۷۱	چراغ الدین صاحب
۹۵۸۲	محمد نثار احمد صاحب
۹۵۹۳	مولوی محمد فضل صاحب
۹۶۰۶	محمد عبد اللہ و سراج دین
۹۶۲۸	منشی محمد ابراہیم صاحب
۹۶۳۱	بابو محمد عبد اللہ صاحب
۹۶۴۸	اللہ داد خان صاحب
۹۶۵۴	محمد الطاف خان صاحب
۹۶۸۵	پی پی عبد القادر صاحب
۹۷۰۵	محمد شریف خان صاحب
۹۷۰۷	دی مسلم بارک فلور
۹۷۱۱	اے ایم ملک صاحب
۹۷۱۷	عبد الرحمٰن صاحب
۹۷۲۲	عبد الکریم صاحب
۹۷۳۳	چوہدری غلام احمد صاحب
۹۷۴۲	فقیر اللہ صاحب
۹۷۹۷	منشی ظہور الدین صاحب
۹۸۰۸	پریذیڈنٹ احمدیہ
۹۸۲۵	فیروز الدین صاحب
۹۸۲۸	منشی صدر الدین صاحب
۹۸۳۷	عبد المالک صاحب
۹۸۴۴	منشی عبد السمیع صاحب
۹۸۴۸	ڈاکٹر نور احمد صاحب
۹۸۵۰	عبد الرشید خان صاحب
۹۸۵۲	منشی رحمت خان صاحب
۹۸۵۹	شیخ سلطان علی صاحب
۹۸۶۱	سید عنایت حسین صاحب
۹۹۰۰	قاضی عبد الحق صاحب
۹۹۱۱	محمد الدین صاحب
۹۹۱۷	محمد عبد الرحمٰن صاحب
۹۹۳۲	شیخ محمد شریف صاحب
۹۹۳۳	نذیر احمد صاحب بی اے
۹۹۳۵	قاضی عبد الرحمٰن صاحب
۹۹۳۸	لعل محمد صاحب
۹۹۴۱	شیخ مولا بخش صاحب
۹۹۵۲	چوہدری اللہ رکھا صاحب
۹۹۵۴	منشی برکت علی صاحب
۹۹۵۶	ڈاکٹر ایس ایم احمد صاحب
۹۹۵۸	فضل کریم صاحب
۹۹۶۴	آئی اے حکیم صاحب
۹۹۶۵	محمد صادق صاحب
۹۹۷۶	عبد اللطیف صاحب
۹۹۸۴	مرزا غلام سرور صاحب
۱۰۰۱۳	مولوی غلام حسین صاحب
۱۰۰۳۹	عبد المنان صاحب
۱۰۰۵۳	قریشی عبد اللطیف صاحب
۱۰۰۶۰	حکیم محبوب الرحمٰن صاحب
۱۰۰۶۲	مولوی عبد الغنی صاحب
۱۰۰۶۴	منشی محمد علی صاحب
۱۰۰۷۴	محمد عبد اللہ صاحب
۱۰۰۸۰	رقیہ بیگم صاحبہ
۱۰۰۸۶	مسٹر ایچ آر خان صاحب
۱۰۰۹۸	مولوی عبد السبوح صاحب
۱۰۱۶۴	محمد دکار اللہ صاحب
۱۰۱۹۲	شیخ محمد حفیظ اللہ صاحب
۱۰۱۹۷	چوہدری محمد حسین صاحب
۱۰۲۰۹	محمد نواز خان صاحب
۱۰۲۱۰	آر عبد اللہ صاحب سرکاٹ
۱۰۲۱۵	غلام احمد صاحب
۱۰۲۲۳	نذیر احمد صاحب
۱۰۲۲۵	چوہدری غلام عباس صاحب
۱۰۲۲۷	محمد اشفاق حسین صاحب
۱۰۲۲۹	علی محمد صاحب
۱۰۲۳۳	مرزا شریف احمد صاحب
۱۰۲۳۴	عمر الدین صاحب
۱۰۲۳۵	ملک محمد موسیٰ صاحب
۱۰۲۳۷	ثمر الدین صاحب
۱۰۲۴۷	فتح محمد خان صاحب
۱۰۲۴۸	شیخ محمد علی صاحب
۱۰۲۶۸	بابو عبد الغنی صاحب
۱۰۲۶۹	محمد یوسف محمد امین
۱۰۲۴۲	مرزا محمد خان صاحب
۱۰۳۰۴	چوہدری نعمت اللہ صاحب
۱۰۳۱۶	مستری محمد عالم صاحب
۱۰۳۲۰	عبد الواحد خان صاحب
۱۰۳۲۲	نور محمد صاحب
۱۰۳۲۴	محمد شمس الدین صاحب
۱۰۳۲۶	پی گنجی کویا
۱۰۳۲۷	خواجہ احسن میر صاحب
۱۰۳۲۸	مبارک علی صاحب
۱۰۳۳۳	اکبر علی صاحب
۱۰۳۳۴	پروفیسر عبد الحمید صاحب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لارڈ ولنگڈن کی لنڈن سے واپسی پر شملہ سے ۱۸ اگست کی اطلاع کے مطابق سیاسی حلقوں میں مختلف قسم کی قیاس آرائیاں شروع ہو گئی ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ لارڈ ولنگڈن اپنی پہلی تقریر میں کوئی اہم اعلان کرنے والے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ہندوستان کے لئے انڈیا بل کا مسودہ تیار ہو رہا ہے اور جب گورنمنٹ سیلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ منظور کرے گی۔ تو رپورٹ کی منظور شدہ سفارشات کے مطابق اس بل کو شکل دیدی جائیگی۔ توقع کی جاتی ہے۔ کہ اس بل کے دیباچہ میں ہندوستان کو درجہ نوآبادیات دئے جانے کے وعدہ کا اعادہ کیا جائیگا۔ اس سوال کے سلسلہ میں کہ نئی اصلاحات کو کس کے ماتحت رائج کیا جائیگا۔ کہا جاتا ہے کہ عام رائے اس بات کے حق میں ہے کہ ہندوستان کے مفاد کے لئے سب سے زیادہ دانشمندانہ کارروائی یہ ہوگی۔ کہ لارڈ ولنگڈن کو ہی مزید پانچ سال کے لئے گورنر جنرل رہنے دیا جائے۔

ناگپور کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ڈاکٹر مونجے نے وہاں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہندو نوجوانوں کو والنٹیئر ایسوسی ایشنوں کی تعداد بڑھانی اور ان کا ممبر بننا چاہیئے انہیں تیرنا بھی سیکھنا چاہیئے کیونکہ ملٹری ٹریننگ کی رائے ہے۔ کہ یہ بہترین ورزش ہے۔ نوجوانوں کو لاٹھی چلانا سکھانے کے لئے بھی کلاسیں کھولنی چاہئیں۔ تاکہ آئندہ آنے والی نسل کے نوجوان جسمانی طور پر مضبوط ہوں

احمد آباد سے ۱۹ اگست کی اطلاع کے مطابق ریاست بڑودہ کی ایک جیل دہیہ گام سے نقب لگا کر سات ڈاکو مسلح پولیس سے چند رائفلیں اور کارتوس چھین کر فرار ہو گئے۔

کلکتہ میں ۱۸ اگست سے نیشنلسٹ کانفرنس کا ایک اہم اجلاس جاری ہے۔ سر پی سی رائے نے اپنے استقبالیہ ایڈریس میں ذکر کیا۔ کہ بعض لوگ کہتے ہیں۔ نیشنلسٹ پارٹی کا قیام کانگرس سے بغاوت کے مترادف ہے حالانکہ یہ سراسر لغو ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ نیشنلسٹ پارٹی کا قیام کانگرس کے وقار کو دوبارہ قائم کر دے گا۔ پنڈت مالویہ نے اپنے صدارتی ایڈریس میں بیان کیا کہ چونکہ کانگرس ورکنگ کمیٹی نے کمیونل ایوارڈ کے متعلق اپنی رائے پیش کرنے سے پہلو تہی کی۔ اس لئے نیشنلسٹ پارٹی کا قیام عمل میں لایا گیا۔ میرا مقصد ہرگز یہ نہیں کہ اس ذریعہ سے ایک متوازی کانگرس بنائی جائے۔ بلکہ میں قوم پرستی کے بلند اصول پر جن کی کانگرس نصف صدی سے علمبردار ہے پھول چڑھانا چاہتا ہوں۔

بنگال گورنمنٹ نے کلکتہ سے ۱۸ اگست کی اطلاع کے مطابق تسلیم کیا ہے کہ دہشت انگیزی کے خلاف غیر سرکاری کوششوں کو جو سرکاری افسران کی زیر ہدایت ہوتی ہیں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ چنانچہ مدناپور اور ڈھاکہ وغیرہ میں جہاں دہشت انگیزی کے بہت سے واقعات ہو چکے ہیں۔ پبلک کمیٹیاں بنائی گئی ہیں اور جہاں لوگ پہلے ان کمیٹیوں میں رائے عامہ پیدا کرنے کے لئے حصہ لینے سے احتراز کرتے تھے۔ اب قدم آگے رکھ رہے ہیں۔ اور لیکچروں اور پمفلٹوں کے ذریعہ دہشت انگیزی کے خلاف پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔

ٹوکیو کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ دفتر خارجہ نے سال آئندہ کے اخراجات میں مصر اور افریقہ میں سفارت خانوں کے قیام کے اخراجات کو شامل کر لیا ہے اس کے علاوہ دہلی بغداد کراچی اور مدراس میں بھی سفارت خانے قائم کئے جائیں گے۔

گاندھی جی نے وارد ھاگنج سے ۱۶ اگست کی اطلاع کے مطابق ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ کانگرس بطور ایک زبردست پولیٹیکل آرگنائیزیشن کے مرجائے گی۔ اگر اس کے ممبروں میں اتحاد نہ ہوا۔

برلن کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ جنرل گورنگ نے گذشتہ بغاوت کے سلسلہ میں گرفتار شدگان کے اعداد و شمار سرکاری طور پر فراہم کر لئے ہیں۔ ان کے رو سے ۱۱۲۴ گرفتاریاں عمل میں لائی گئیں۔ جن میں سے ۱۰۷۹ اشخاص کو عام رہائی مل گئی۔ باقی گرفتار شدگان کے خلاف شدید الزامات کے لئے حکومت کے پاس ثبوت اور وجوہات موجود ہیں اگرچہ ممکن ہے کہ آئندہ ماہ ان میں سے بھی چند اصحاب کی جان بخشی ہو جائے۔

آئرش فری سٹیٹ میں لنڈن کی ایک اطلاع کے مطابق تحریک عدم ادائیگی محاصل کے خلاف سرکاری مہم انتہائی صورت اختیار کر گئی ہے۔ کسانوں کی بھیڑ بکریوں کو ہانک کر سرکاری جگہوں میں بند کر دیا جاتا اور انہیں نیلام کر کے مالیہ کی رقم وصول کی جاتی ہے۔ نیز ڈبلن سے سینکڑوں مسلح کانسٹیبل نواحی دیہات میں روانہ کئے گئے ہیں۔ کیونکہ وہاں کسانوں اور حکام صیغہ مالگذاری کے درمیان تصادم کے قوی امکانات ہیں۔ زمینداروں نے بھی متعدد مقامات پر ٹیلی گراف اور ٹیلیفون کی تاریں کاٹ کر رکھ دی ہیں۔ اس کے علاوہ سڑکوں پر درخت کاٹ کر بچھا دیئے ہیں۔ تاکہ لاریوں کا گذر نہ ہو سکے۔

اسمبلی کے اجلاس منعقدہ ۲۰ اگست میں پٹرولیم ایکٹ امنڈمنٹ بل۔ ربڑ کنٹرول بل اور انکم ٹیکس امنڈمنٹ بل پیش ہو کر منظور ہو گئے۔

مسٹر رنگا آئر نے شملہ سے ۱۸ اگست کی اطلاع کے مطابق ایک بیان میں کہا ہے کہ مجھے سخت رنج ہے کہ مندروں میں داخلہ کے بل کے متعلق ہوم ممبر اور نیشنلسٹ پارٹی نے منصوبہ باندھ رکھا تھا۔ جس کی بنا پر اسمبلی میں انہوں نے طویل تقریروں میں اجلاس کا وقت گذار دیا اب کانگرس کا فرض ہونا چاہیئے۔ کہ اس بل کی تشہیر اور چھوت چھات کے خاتمہ میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھے۔ میں آئندہ انتخاب کیلئے تیار نہیں۔ اس لئے یہ بار کانگرس کے کندھے پر ہی ڈالتا ہوں۔

آسام کا قانون ترمیم ضابطہ فوجداری جس شکل میں اسمبلی سے نکلا تھا۔ شملہ سے ۲۰ اگست کی اطلاع کے مطابق اسی صورت میں کونسل آف سٹیٹ میں بھی پاس ہو گیا ہے۔

بمبئی کے ایک اخبار کا بیان ہے کہ ٹراونکور کے موضع تبانور کے ایک شخص مسٹر ایم اے نائر جنہیں اب جاپان کے شہری حقوق حاصل ہیں۔ مانچکوکی آزاد ریاست کے وزیر انصاف مقرر کئے گئے ہیں۔

احمد آباد سے ۱۹ اگست کی اطلاع ہے کہ ریاست بھاونگر کے متعلق معاصر "سندیش" رقمطراز ہے کہ ہندوؤں نے وہاں کے متعدد دیہات سے ہریجنوں کو اس لئے نکال دیا ہے کہ وہ جادو سے مویشیوں کو ہلاک کرتے ہیں۔ ایک گاؤں میں تقریباً پچاس ہندوؤں نے لاٹھیوں سے مسلح ہو کر ہریجنوں کے محلہ پر آدھی رات کے وقت حملہ کر دیا۔ بعض دیہات سے ہریجن ڈر کر بھاگ گئے۔ ایک ہریجن ہلاک کر دیا گیا۔ اور ایک کو آہنی زنجیروں سے جکڑ دیا گیا۔

خان عبید اللہ خان جو عبد الغفار خان صاحب کے بھتیجے ہیں۔ سیالکوٹ جیل سے رہا ہو کر ۱۹ اگست کو پشاور پہنچ گئے۔

بمبئی سے ۲۰ اگست کی اطلاع ہے کہ گورنمنٹ ہند ۳ فیصدی کی شرح سود پر پندرہ بیس کروڑ روپیہ کا نیا قرض لینے

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی